فردوس زیارت

بنام

سفرنامۂ شام وعراق

ازقلم

حضرت علامہ ومولانامفتی

منظوراحمدیارعلویؔ صاحب قبلہ

صدرشعبۂ افتاء دارالعلوم اہلسنت برکاتیہ گلشن نگر، جوگیشوری

خطیب وامام درگاہ مسجد (حضرت سید شکراللہ رحمۃ اللہ علیہ) ورسوا، یاری روڈ

اندھیری (ویسٹ)، ممبئی۔۶۱ موبائل نمبر 9869391389

مشاورت

خلیفۂ حضور فقیہ ملت حضرت علامہ **قاری عبدالجبارخان** قادری

صدرالمدرسین دارالعلوم اہلسنت برکاتیہ گلشن نگر، جوگیشوری ممبئی۔۱۰۲

تقسیم کار: **دارالاشاعت**

دارالعلوم برکاتیہ گلشن نگر، جوگیشوری ممبئی۔۱۰۲

فون نمبر: 0222679940 / 02226780695

نام کتاب..........فردوس زیارت

نام مؤلف..........مولانامفتی منظوراحمد یارعلویؔ صاحب قبلہ

بمشاورت...........خلیفہ حضور فقیہ ملت حضرت علامہ قاری عبدالجبار خان قادریؔ

صدرالمدرسین دارالعلوم اہل سنت برکاتیہ گلشن نگر، جوگیشوری

حسب فرمائش........حضرت علامہ الحاج عبدالقیوم صاحب قبلہ

مدرس دارالعلوم برکاتیہ جوگیشوری

ناقل مسودات......عزیزم مولوی محمد امتیاز احمد سلمہ متعلم دارالعلوم برکاتیہ

سن اشاعت......۱۴۳۲ھ مطابق ۲۰۱۱ء

تعداد............۱۱۰۰

کمپوزنگ.........حضرت مولانا محمد ارشاد احمد مصباحیؔ برکاتیؔ ہیڈ آف

کمپیوٹر اینڈ انگلش ڈپارٹمنٹ دارالعلوم مخدومیہ، اوشیورہ برج، جوگیشوری

ناشر...........عالی جناب سردار علی چاندوانی مالونی ملاڈ ممبئی

ازقلم

استاذ الفقہاء حضرت علامہ الحاج الشاہ

مفتی شعبان علی صاحب نعیمی حبابی مدظلہ

العالی مالونی، ملاڈ (ویسٹ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم

ایں سعادت بزور بازو نیست   تانہ بخشد خدائے بخشندہ

مفتی منظور احمد یار علوی صاحب کی صلاحیتوں سے میں بخوبی واقف ہوں۔ قلم میں روانی ہے۔ مافی الضمیر ادا کرنے کی اچھی استعداد ہے۔ جتنا دیکھا اتنا ہی لکھا، جتنا کیا اتنا ہی بتایا۔ دوران سفر وزیارت جو کچھ نوٹ کرلیا وہی کتاب کا مسودہ ہوگیا۔ مبیضہ دیکھنے کو ملا دل باغ باغ ہوگیا۔ اتنی سرکاروں میں حاضری اور شرف زیارت سے مشرف ہونا نہ صرف باعث افتخار ہے بلکہ سعادت دارین کا ذریعہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو ایسی بابرکت سفروں کی بار بار توفیق بخشے۔ آمین

کتاب میں کئی مقامات پر اہل تشیع کے تغلب وتسلط کا تذکرہ ہے مگر یہ تذکرہ برائے تذکرہ ہی ہے۔ زائرین سے مزاحمت بالکل نہیں کرتے ہیں۔ جس طرح سے چاہیئے حاضری دیجئے جو چاہے پڑھئے پڑھایئے انھیں آپ سے کچھ لینا دینا نہیں یہ اور بات ہے کہ ان کا طریقۂ اظہار عقیدت اور بناوٹی آہ وفغاں طبیعت میں تکدر اور دل میں انقباض پیدا کرتا ہے۔ مگر ہمیں تو اپنی حاضری سے مطلب اور اکتساب فیض کے لئے اسی قدر کافی ہے۔ لکھنا تو بہت کچھ چاہتا تھا مگر اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ بخار کی شدت زیادہ لکھنے کی اجازت نہیں دے رہی ہے۔ آخر میں خدائے کریم کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ مزید بارگاہوں کی زیارتیں نصیب فرمائے۔ آمین

شعبان علی نعیمی غفرلہ القوی

ازقلم

استاذ الاساتذہ خلیفہ حضور فقیہ ملت حضرت علامہ مولانا حافظ وقاری

عبدالجبار خان قادری صاحب قبلہ

ناظم اعلیٰ دارالعلوم اہل سنت برکاتیہ گلشن نگر، جوگیشوری ویسٹ ممبئی ۱۰۲۔

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد فاعوذباللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیر نظر کتاب مسمیٰ بہ فردوس زیارت حضرت مولانا الحاج مفتی منظور احمد یار علوی صاحب قبلہ مفتی ومدرس دارالعلوم اہل سنت برکاتیہ گلشن نگر، جوگیشوری مغرب اور خطیب وامام درگاہ مسجد سید شکر اللہ بابا علیہ الرحمۃ ورسوا، اندھیری، مغرب کے ایک سفرنامہ پر مشتمل ہے۔ موصوف نے یہ سفر ربیع الآخر ۱۴۳۲ھ مطابق مارچ ۲۰۱۱ء میں بغرض زیارات مقامات مقدسہ مکمل کیا جس میں ملک عراق وشام کے مشاہیر اولیاء کاملین ومحبوبان بارگاہ الٰہی کے مزارات مقدسہ پر حاضری دی۔ اور بوقت حاضری وزیارت اس بات کا اہتمام فرمایا کہ صاحب مزار کے آستانہ پر جو مناظر ومشاہد ملاحظہ فرمائے انھیں قلمبند کرلیا اور تمام مشاہدات کو ترتیب دے کر ایک کتاب مرتب فرمادی۔ یہ کتاب نہایت سہل انداز میں مرتب کی گئی ہے۔ تاکہ زائرین کافی فائدہ حاصل کرسکیں۔ اس کتاب میں آداب زیارت بیان کرکے حاضری کا صحیح اور درست طریقہ بتایا گیا ہے تاکہ زائرین غلط طور طریقہ سے بچ سکیں۔ اور فوائد زیارت بیان کرکے اللہ والوں کی بارگاہوں میں حاضری کا شوق دلایا گیا ہے تاکہ زائرین محبوبان بارگاہ الٰہی کے دربار میں حاضری دے کر زیادہ سے زیادہ فیوض وبرکات حاصل کرسکیں۔

یہ کتاب ان زائرین کے لئے بے حد مفید ہوگی جو عراق وشام کے اولیاء کرام کی بارگاہوں میں حاضری کا عزم وحوصلہ رکھتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ رب کریم اپنے محبوب بندوں کے صدقے میں اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے اور حضرت مفتی منظور احمد یار علویؔ صاحب قبلہ کو اس سعی وکاوش کا دارین میں بہتر اجر عطا فرمائے اور ان کے علم وعمل میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم

فقط والسلام

عبدالجبار خان قادریؔ خادم دار العلوم اہل سنت برکاتیہ گلشن نگر، جوگیشوری ممبئی۔۱۰۲

۲۰ر جمادی الاخریٰ ۱۴۳۲ھ ۲۴ر مئی ۲۰۱۱ء

از قلم

حضرت علامہ ومولانا **محمد عثمان صاحب قبلہ ھاشمی**

مدرس دار العلوم برکاتیہ، گلشن نگر، جوگیشوری

الحمدلك ياالله والصلوٰة والسلام عليك يارسول الله ﷺ

نہ میں کوئی قلمکار ہوں اور نہ میری کوئی علمی یا ادبی حیثیت ہے۔ یہ صرف میرے دیرینہ مشفق حضرت مفتی منظور احمد یار علویؔ صاحب قبلہ کا پیہم اصرار ہے جس نے ایک کم مایہ فقیر کو اس کا اہل سمجھتے ہوئے عزت بخشی اور خردنوازی کا ثبوت دیا جس کے لئے تہہ دل سے میں ان کا شکر گزار ہوں۔

منزلت کی بیکلی ہے راستہ ہوتے ہوئے — سیرت شبیر کا اک آئینہ ہوتے ہوئے

درمیان حق وباطل فیصلہ ہوتے ہوئے — لوگ بھٹکتے پھر رہے ہیں کربلا ہوتے ہوئے

ایں سعادت بزور بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

شیخ المشائخ محبوب الاولیا حضور شعیب الاولیا یار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور صوفی باصفا رئیس الاتقیاء حضور محمد صدیق علیہ الرحمہ براؤں شریف کا علمی، دینی، روحانی فیضان برسہا برس سے ہندوستان ودیگر ممالک پر موسلا دھار بارش کی طرح برس رہا ہے۔ آج بھی اسی بابرکت خاندان سے وابستہ درجن سے زائد شخصیات مختلف میدان عمل کے امیر وسربراہ کی حیثیت رکھتی ہیں جن میں قابل ذکر فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ مفتی منظور احمد یار علویؔ صاحب قبلہ کی شخصیت ہے جو رئیس الاتقیاء حضور خلیفہ صاحب علیہ الرحمہ کی دعاؤں سے ۱۹۹۰ء میں ہندوستان کی عظیم دینی درسگاہ دار العلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف سے فراغت حاصل کئے فراغت کے بعد آج تک دینی درسگاہوں کی تدریسی خدمات آپ کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ ساتھ ساتھ تقریر وتصنیف سے بھی خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔

بزرگان دین بالخصوص بزرگان براؤں شریف کے فیض کرم سے مفتی منظور احمد یار علوی صاحب قبلہ ممبئ عظمیٰ کی مشہور دینی درسگاہ دارالعلوم اہل سنت برکاتیہ کے مسند افتا کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ جہاں پر ہزاروں تشنگان علم حاضر ہوکر اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ زیرنظر کتاب فردوس زیارت نظر سے گزری پڑھ کر حیرت واستعجاب میں ڈوب گیا جسے لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں۔

۷/مارچ ۲۰۱۱ء بروز پیر کو مفتی صاحب قبلہ نے شام وعراق کا سفر فرمایا۔ یہ سفر شام وعراق ہی نہیں رہا بلکہ ان نفوس قدسیہ کی بارگاہوں میں حاضری کا شرف حاصل رہا جس کا پورا عالم اسلام ان کی بارگاہوں کی حاضری پر اپنی سعادت مندی اور سرخروئی سمجھتا ہے۔ زیارت کے لئے بہت سے لوگ سفر کرتے ہیں اور ان کے فیوض وبرکات سے مالا مال ہوتے ہیں۔ مگر حضرت علامہ مفتی منظور احمد یار علوی نے جس انداز میں سفر زیارت فرمایا وہ انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ وہ یہ کہ جن بارگاہوں میں زیارت کے لئے تشریف لے گئے زیارت کے ساتھ ساتھ وہاں کے مناظر ومواقع کو بھی قلمبند فرمایا ہے تاکہ عام لوگ شرعی طور پر زیارت کرکے ان کے احوال سے روشناس ہوکر فیوض وبرکات وحسنات کے مستحق ہوں۔ یہ سفرنامہ بنام فردوس زیارت مفتی منظور احمد یار علوی صاحب قبلہ کی محنتوں وصلاحیتوں کا ثمرہ ہے۔

مولائے کریم اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مفتی صاحب کے بازوئے علم وعمل تقریر وتصنیف میں قوت عطا فرمائے نیز حاسدوں کی حسد سے بدنظروں کی بدنظری سے اور ظالموں کے ظلم سے محفوظ ومامون فرمائے۔

آمین بصدقۃ سیدالمرسلین ﷺ

حقیر محمد عثمان ہاشمی

خادم دارالعلوم اہل سنت برکاتیہ مسجد قرطبہ، گلشن نگر، جوگیشوری، ممبئ۔۱۰۲

از قلم

حضرت علامہ الحاج **عبدالقیوم صاحب قبلہ**

خطیب وامام حسینیہ مسجد، مڑھ، ملاڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج منظور احمد یار علوی صاحب کا شمار ممبئ عظمیٰ کے مقتدر علماء اہلسنت کی صف میں ہوتا ہے۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ خوش اخلاق، خوش گفتار ومنکسر المزاج شخصیت کے مالک ہیں۔ خردنوازی حضرت مفتی صاحب قبلہ کا خاصہ ہے۔ اپنی بہترین تقریری وتدریسی خدمات کی وجہ سے عوام وخواص میں مقبول ومحبوب ہیں۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ ممبئ عظمیٰ کی دینی درسگاہ دارالعلوم اہلسنت برکاتیہ کے شعبہ نظامیہ کے مایہ ناز مدرس اور مفتی کی حیثیت سے اگست ۱۹۹۷ء سے تاحال خدمت دین میں مصروف ہیں۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ پر اللہ ورسول ﷺ وغوث پاک رضی اللہ عنہ کا بے پناہ کرم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فروری ۲۰۰۲ء میں حج کی سعادتوں سے مالا مال کیا اور ابھی حال ہی میں ۷/مارچ ۲۰۱۱ء کو غوث پاک نے کرم فرما کر اپنے در دولت پر حاضری کی توفیق بخشی۔

حضرت مفتی صاحب قبلہ میرے محسن ومشفق دوست ہیں انھوں نے بغرض زیارت (بغداد وعراق وسیریا ودمشق) جانے کی جب مجھے خوش خبری سنائی تو میں نے اسی وقت حضرت مفتی صاحب قبلہ سے عرض کیا کہ آپ اپنے ساتھ کاپی اور قلم لیتے جائیے اور اپنے سفر کے دوران پیش آنے والے حالات اور مقدس بارگاہوں کی حاضری کے وقت اپنے محسوسات اور بزرگوں کے حالات قلمبند کرلیجئے گا تو بہت بہتر ہوگا۔

بعد میں اسے ایک کتابی شکل میں شائع کرادیجئے گا۔زائرین سیریا وبغداد کے لئے آپ کی کتاب گائیڈ کا کام دے گی۔حضرت مفتی صاحب قبلہ نے میرے حقیر مشورہ کو قبول کیا اور آپ نے اپنے اس سفر مبارک میں تمام حالات وواقعات ومحسوسات کو قلمبند کیا۔بعد واپسی آپنے میرے مشورہ کو عملی جامہ پہنادیا اور ایک کتاب بنام فردوس زیارت تحریر فرمایا۔کتاب کا ہر ہر ورق قابل مطالعہ ہے۔خاص طور پر الغار الدم والاربعین قارئین کرام ضرور مطالعہ کریں انشاء اللہ سرور محسوس کریں گے۔خدا سے دعا گو ہوں کہ ان کی اس کاوش کو خدا قبول کرے اور ان کی کتاب بنام فردوس زیارت کو قبولیت کا درجہ نصیب ہو اور علمی حلقوں میں خوب پذیرائی ہو۔

آمین بجاہ سیدالمرسلین

خاکسار

عبدالقیوم قادری

مدرس دارالعلوم اہل سنت برکاتیہ، جوگیشوری، ممبئی ۱۰۲

اظہار مسرت

گرامی قدر ومنزلت حضرت علامہ مفتی الحاج منظور احمد یار علوی زید مجدہ خطیب وامام سید شکر اللہ درگاہ ورسوا، زیارت عراق وشام کے لئے تشریف لے گئے۔یہ محبوبان خدا سے سچی محبت کی دلیل ہے۔بالخصوص غوث پاک کا کرم شامل حال رہا۔جن کے صدقے خاصان خدا ومحبوبان بارگاہ الٰہی کی زیارت سے مشرف ہوکر تشریف لائے۔انشاء اللہ اس سفر کی روداد کو پڑھ کر عاشقان اولیاء کو حوصلہ اور بڑی آسانیاں حاصل ہونگی۔

توقیر احمد مصباحی

محمدیہ مسجد کپاس واڑی، اندھیری، ممبئی۔۵۳

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله رب العٰلمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيد المرسلين وعلىٰ آله واصحابه ومن اتبعه الىٰ يوم الدين ۔

محبوبان خدا کی محبت جان ایمان ہے۔انھیں یادکرناان کے کمالات وفضائل بیان کرناان کی بارگاہوں میں حاضری دیناان کاادب کرنامحبت کی علامت ہے۔حضرت علامہ مفتی منظور احمد یارعلوی نے مجھ حقیر کوبذریعہ فون اطلاع کیا کہ میں زیارت شام وعراق کے لئے گیا تھا۔ میں نے وہاں جودیکھایامحسوس کیااسے قلمبند کرلیاہوں۔میں سن کر بہت خوش ہوا کہ موصوف نے اس سنہرے موقع پر مجھے یادکرکے ذرہ نوازی فرمائی ہے۔

میری نظر میں مولف موصوف کا یہ سفرنامہ مابہ الامتیاز شاہکاراورسرمایہ یادگار ہے۔اس کے مطالعہ سے اہل ایمان کے آنکھوں میں نوردلوں میں ترقی ایمان کا سرور پیدا ہوگا۔البتہ جومعاندین حق ہیں اور پیروان باطل ہیں وہ بلاشبہہ متوحش ہوں گے۔جس محبت میں ڈوب کر مولف موصوف نے اپنی کتاب فردوس زیارت تالیف فرمائی ہے یہ ان کے لئے باعث سعادت دارین ہے۔حسن عقیدت سے جوبھی اس کا مطالعہ کرے گا اللہ اس کے سینہ کوانبیاء واولیا کی محبت کا گنجینہ بنادیگا۔اللہ مولف کی محبتانہ مخلصانہ مجاہدانہ کوشش کوقبول فرمائے۔

(آمین)

علی حسن فیضی یارعلوی

نحمده ونصلى علىٰ رسوله الكريم

خطیب اہل سنت حضرت علامہ مفتی منظوراحمد یارعلوی کی تالیف فردوس زیارت اس طرح عمل میں آئی کہ مولانا موصوف نے بغداد معلیٰ ودیگر مقامات مقدسہ پرحاضری دی اور وہاں جوکچھ دیکھا محسوس کیا اسے صفحہ قرطاس پر قلمبند کرلیا۔ہمارے بھائی جواللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی توفیق سے ان مقدس بارگاہوں میں حاضری دیں تو وہ موصوف کی کتاب فردوس زیارت ساتھ رکھیں اور پڑھ کراس کے بتائے ہوئے اصولوں کالحاظ رکھیں۔انشاءاللہ بزرگوں کے فیضان کرم سے مالا مال ہونگے۔

مولائے کریم مولانا موصوف کے تبلیغ وتحریر وتقریر وتدریس سے عوام اہلسنت کو مالا مال فرمائے (آمین)۔

شہادت حسین فیضی

الرياض من مملكةالسعودية العربية

شرف انتساب

عازم مدینہ مرحوم ومغفور والدگرامی عالی جناب حبیب اللہ ابن الٰہی کے نام جوعزم حج وعمرہ وزیارت روضہ رسول اکرم ﷺ کا شوق لئے ہوئے ۷؍ربیع النور شریف ۱۴۳۱ھ بروز پیر دنیا سے رخصت ہوگئے۔مولائے کریم اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ وطفیل غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ انکی مغفرت فرمائے اور شفاعت رسول اکرم ﷺ سے مالا مال فرمائے۔نیز سیدالشھداء رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں شامل فرمائے۔

آمین بجاہ سیدالمرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

ابررحمت ان کی مرقد پر شبنم افشانی کرے　　　حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

اسیر غوث الاعظم

منظور احمد یار علوی

دارالعلوم اہل سنت برکاتیہ جوگیشوری

امتنان

اللہ جل شانہ کا بے پناہ شکر واحسان ہے کہ اس نے مجھے اس مجموعے کی تالیف کی توفیق عطا فرمائی۔ شہزادہ شعیب الاولیاء پیر طریقت رہبر شریعت مجاہد سنیت آقائی ،مولائی سیدی وسندی الحاج الشاہ محمد صدیق احمد علوی المعروف (مظہر شعیب الاولیاء) علیہ الرحمۃ والرضوان سابق سجادہ نشین خانقاہ یار علویہ براؤں شریف کی دعاؤں کا صدقہ ہے جو فقیر اس لائق ہوا۔

زیر نظر مجموعہ بنام فردوس زیارت راقم الحروف کے ان مشاہدات ومحسوسات پر مبنی ہے جو موقع بموقع زیارات مقامات مقدسہ (متعلقہ شام وعراق) پیش آیا۔ایک دن محبّ گرامی مخیّر قوم وملت عالی جناب احمد بھائی ہالا تشریف لائے اور انھوں نے سفر شام وعراق کی دعوت پیش کی اور یہ خواہش ظاہر کی کہ میں ان مقامات مقدسہ کی زیارت آپ کی رہنمائی میں کرنا چاہتا ہوں مناسب ہوگا کہ آپ ساتھ رہیں۔فقیر نے اسے معراج زندگی تصور کرتے ہوئے بطیّب خاطر قبول کرلیا۔اللہ تعالیٰ ان کی اس محبت کو قبول فرمائے اور دارین کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے (آمین)۔

چنانچہ لبیک ٹورس کا انتخاب ہوا پاسپورٹ وغیرہ جمع کر کے روانگی کی تاریخ کا شدت سے انتظار کرنے لگا۔بالآخر وہ تاریخ فرخ آہی گئی۔۷؍مارچ ۲۰۱۱ء کو شہنشاہ ورسوا حضرت سید شکر اللہ شاہ بابا قادری چشتی علیہ الرحمہ کے آستانہ کرم کو بوسہ دیتے ہوئے روانہ ہوا۔جن جن مقدس بارگاہوں میں حاضر ہوتا رہا حضرت مولانا الحاج عبدالقیوم صاحب قبلہ کے مشورہ کے پیش نظر وہاں کے مشاہدات ومحسوسات کو قلمبند کرتا رہا۔واپسی پر اسے احباب کی خدمت میں پیش کیا بہت خوش ہوئے اور دعائیں دیں۔خاص طور سے خلیفہ حضور فقیہ ملت حضرت علامہ الشاہ حافظ وقاری عبدالجبار خان صاحب قبلہ صدرالمدرسین دارالعلوم اہل سنت برکاتیہ نے مشورہ دیا کہ اس میں ثبوت زیارت ،آداب زیارت ،فوائد زیارت بھی شامل ہونا چاہیئے۔

راقم الحروف نے اس پر عمل کیا۔ اس مفید و کار آمد مشورہ پر میں ان کا مشکور ہوں۔ ساتھ ہی ساتھ ان تمام اصحاب خصوصاً اساتذہ دار العلوم برکاتیہ وارکان دار العلوم برکاتیہ نیز ٹرسٹیان درگاہ مسجد ورسوا کا بے حد مشکور ہوں جن کی محبتیں شریک حال رہیں۔ نتیجتاً میں اس سعادت عظمیٰ سے مالا مال ہوا۔

دعا ہے کہ رب کائنات اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے طفیل تمام محبین، مشاورین ومعاونین کو اپنی بے پناہ رحمتوں سے مالا مال فرمائے۔

آمین بجاه سیدالمرسلین علیه افضل الصلوٰة والتسلیم

اسیر غوث اعظم

منظور احمد یار علوی

خادم افتاء دار العلوم اہل سنت برکاتیہ جوگیشوری، ممبئی

امام درگاہ مسجد ورسوا، اندھیری، ممبئی

بارگاہ غوثیت مآب رضی اللہ عنہ سے واپسی پر فقیر نے کلمات تحمید کہے تھے۔

(۲۴/مارچ ۲۰۱۱ء)

نحمدك يا مولائی
انت خالق مصطفائی

نشكرك يا مشكور الك
شكرا بعطاء محمدائی

ندعوك يا ربائی
بجاه النبی مجتبائی

تغفر لنا وآبائی
عن فضلك خطايائی

لمنظور وعشيرته
غفرانك لی واحبائی

بارگاہ غوث الوریٰ سے واپسی کے بعد مندرجہ ذیل اشعار فقیر نے کہے ہیں جو نعت نبی ﷺ اور منقبت غوث اعظم پر مشتمل ہیں۔

(فی مدح النبی ﷺ)

من علينا ربنا ببعثك
ميلادك باعث للنجات

ارسل الله هاديا مهديا
منزه للنقص بالبرات

انت رجاء لكل خلق
اذهب عنا بالكربات

اسقنا بماء زلال
يا وارد الحوض بالشراب

والضحیٰ وجهك والليل شعرك
جاء فی مدحك فی الكتاب

انظر الیٰ عبده منظور
نظر رحمة يوم العقاب

فی منقبت الغوث الاعظم الجیلانی بغدادی رضی الله عنه

بخدا انوار بارد — روضه پاک غوث اعظم

قرب جالی سکون یابم — رسیدم بتو خدا خوانم

المدد یا غوث اعظم

چون در تو بیابم — ز محن خلاص یابم

بر گنبد اقدس نثارم — حصه لمعان خواهم

المدد یا غوث اعظم

رنج عصیاں دارم — ز تو امداد خواهم

ز برکت خود حصه ده — در گه توفقیرانم

المدد یا غوث اعظم

دادی ز کرم دزداں را — ما نیز امیدولادارم

حاجت رواسازروا — حضرتت کعبه حاجاتم

المدد یا غوث اعظم

چون رسیدم آں در دولت — کے ماندم بے سروسامانم

اللهم احفظ العراق واهله — بطفیل پیرپیرانم

المدد یا غوث اعظم

منظور رسیدی بعالم گوئی — رسیدم درقبله حاجاتم

المدد یا غوث اعظم

منقبت درشان غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

قلب شاد ہے آباد جگر — سوئے بغداد کا عظیم سفر

کرم نواز ہو خدا کے عارف — ہوجائے ادھر بھی اک لطیف نظر

سگ در جاناں ہو جہاں بھی کہیں

رہے غلام پہ تیری شفیق نظر

ہوا کرے اسی نسبت سے تعارف میرا — سفر ہو حضر ہو کہ عمیق قبر

مقصود تحریر ہے فقط اتنا — طوق غلامی کا لئے اٹھوں قریب حشر

المرء مع من احب میں شک کیا ہے

قلب حزیں کو یہی تو ہے حسین فخر

اعدا و حساد سے بچائے رکھنا — رہے منظور پر تیری کریم نظر

درشان حضور غریب نوازرضی اللہ عنہ

ٹھوکریں کھا کھا کے پھر بھی سنبھل جاتا ہوں میں
نام لیکر تیرا خواجہ حوادث سے نکل جاتا ہوں میں

کہا شاہی نے تری شان گدائی کو دیکھ کر
حجر ہو کے مثل موم پگھل جاتا ہوں میں

حاضر دربار ہوں قسمت پہ نازاں ہوں میں
دیکھ کر روضہ ترا پھر تو مچل جاتا ہوں میں

شام غربت میں جب بھی صبح اجمیر ہوتی ہے
کلفتیں دور رنج و غم بھول جاتا ہوں میں

بلا بن کر جب بھی گھیرتے ہیں زمانے والے
دہائی دے کے قبضہ سے نکل جاتا ہوں میں

فراق در جاناں بھی کیا قیامت ہے
آیا تھا مچل کے گریاں دل جاتا ہوں میں

حاجتیں تمام دعائیں مقبول عرضیاں منظورؔ
آ کے در جاناں پہ تقدیریں بدل جاتا ہوں میں

ازقلم

شاعر اہل سنت قاری خواجہ برکت اللہ صاحب رضویؔ

غوث کے دربار میں جانا بڑا اچھا لگا
اس گلی میں ٹھوکریں کھانا بڑا اچھا لگا

سجدۂ شبیر کو کربل میں اک عرصہ ہوا
اس گھڑی کا آخری سجدہ بڑا اچھا لگا

یہ تو بس فیضان ہیں سرکار غوث پاک کے
اس گلی کا ادنیٰ ہو اعلیٰ بڑا اچھا لگا

دین حسن کے واسطے بازو دیا عباس نے
ابن علی کا یوں فدا ہونا بڑا اچھا لگا

یا خدا ایسے سفر کی اب ہمیں توفیق دے
جس سفر میں آپ کا جانا بڑا اچھا لگا

فیض مرشد کا ہوا تو بارگاہ غوث میں
حضرت منظورؔ کا جانا بڑا اچھا لگا

جس کے در سے بھیک پاتے ہیں قطب ابدال سب
اس در دولت پہ جانا آپ کا اچھا لگا

باریابی جب ہوئی برکتؔ میرے منظورؔ کی
تہی دامن ان کا بھر جانا بڑا اچھا لگا

ثبوت زیارت

عہد موجودہ میں جہاں نئے نئے فتنے جنم لے رہے ہیں وہیں پر اس بات کا بھی مشاہدہ ہو رہا ہے کہ جن مقدس بارگاہوں کی حاضری باعث خیر و برکت تھی اور آج بھی ہے اب اسے بدعت کا نام دے کر اس کے روئے تاباں کو غبار آلود کیا جا رہا ہے۔ کبھی زیارت قبور کو حرام و ناجائز کہا جاتا ہے تو کبھی اعراس بزرگان دین کو قبر پرستی سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ ضرورت تھی کہ اس فکر و نظر کا سد باب کیا جائے تا کہ افکار فاسدہ واذہان باطلہ کا صحیح علاج ہو سکے اور قرآن وسنت کی روشنی میں اس کا اثبات ہو۔ نیز صاحبان مشاہدہ کا احساس پیش نظر ہوتا کہ احقاق حق اور ابطال باطل کی صحیح تصویر ہمارے سامنے آ سکے۔ فقیر راقم الحروف کے لئے یہی وہ داعیہ تھا جس کے لئے قلم اٹھا الحمد للہ۔ یہ حوصلہ بارگاہ غوثیت مآب رضی اللہ عنہ میں حاضری کا نتیجہ ہے۔

"یٰاَیُّہَاالَّذِیْنَ آمَنُوْااتَّقُوْااللّٰہَ وَکُوْنُوْامَعَ الصَّادِقِیْنَ" اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ دیکھئے سچوں کی معیت کا حکم اللہ جل شانہ دے رہا ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر گھر میں سچا پایا جائے ہر جا سچا پایا جائے۔ لھٰذا صحبت صادق کے لئے عزم سفر بھی کرنا ہوگا اور اس کی زیارت کا شرف بھی حاصل کرنا ہوگا۔ صادق اگر زمین پر ہے تو اکتساب فیض کیا جائے گا اور اگر زمین میں ہے تو وہاں جا کر زیارت و حاضری کی سعادت حاصل کی جائے گی۔ اسی طرح اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کا اعلان ہے "یٰاَیُّہَاالَّذِیْنَ آمَنُوْاابْتَغُوْااِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ" اے ایمان والو! اللہ تک پہونچنے کے لئے وسیلہ تلاش کرو۔ ظاہر ہے تلاش وہی چیز کی جائے گی جو سامنے نہ ہو۔ لھٰذا سفر ثابت ہوا اور زیارت بھی۔ رہا وسیلہ بالاعمال جس طرح مقبول و محمود ہے اسی طرح وسیلہ بالذات بھی محمود و مقبول ہے کَمَاظَھَرَعَلٰی اَھْلِ الْعِلْمِ۔ صلوٰۃ و صوم اگر محبوب ہیں تو صاحبان صلوٰۃ و صوم بھی محبوب و مقبول ہیں۔ لھٰذا دونوں کا وسیلہ مفید و کارآمد ہے۔ الحمد للہ توسل و زیارت دونوں کا اثبات ہوا۔

شامی جلد اول بحث زیارت قبور میں ہے "رَوَیٰ اِبْنُ شَیْبَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَاتِی قُبُوْرَ الشُّھَدَاءِ بِاُحُدٍعلیٰ رَأسِ کُلِّ حَوْلٍ" ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر سال شھدائے احد کی قبروں کی پر تشریف لے جاتے تھے۔ تفسیر کبیر اور تفسیر درمنثور میں ہے "عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ کَانَ یَاتِی قُبُوْرَالشُّھَدَاءِ عَلٰی رَأسِ کُلِّ حَوْلٍ فَیَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَاصَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ وَالْخُلَفَاءَ الْاَرْبَعَۃَ ھٰکَذَاکَانُوْایَفْعَلُوْنَ" حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے کہ آپ ہر سال شہداء کی قبروں پر تشریف لے جاتے اور ان کو سلام فرماتے تھے اور چاروں خلفاء بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

صاحب مشکوٰۃ شریف نے باضابطہ زیارت قبور پر مکمل ایک باب باندھا ہے جس میں آداب زیارت کے ساتھ فوائد زیارت پر مشتمل دس حدیثیں روایت فرمائی ہیں اور صفحہ ۱۵۴ کے حاشیہ میں یہ عبارت منقول ہے "زِیَارَۃُ الْقُبُوْرِ ھِیَ مُسْتَحَبَّۃٌ فَاِنَّہٗ یُوْرِثُ رِقَّۃَ الْقَلْبِ وَیُذَکِّرُ الْمَوْتَ وَالْبَلٰی اِلیٰ غَیْرِ ذَالِکَ مِنَ الْفَوَائِدِ وَالْعُمْدَۃُ فِیْ ذَالِکَ اَلدُّعَاءُ لِلْمَیِّتِ وَالْاِسْتِغْفَارُ لَھُمْ وَبِذٰلِکَ وَرَدَتِ السُّنَّۃُ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ یَاتِی الْبَقِیْعَ وَیُسَلِّمُ عَلٰی اَھْلِھَاوَیَسْتَغْفِرُ لَھُمْ" قبر کی زیارت مستحب ہے کیوں کہ اس سے رقت قلبی پیدا ہوتی ہے اور موت کی یاد تازہ ہوتی ہے اور دوسرے فوائد بھی ہیں، عمدہ بات یہ ہے کہ میت کے لئے دعاء کی جائے اور ان کے لئے استغفار کیا جائے اس بارے میں حدیث شریف وارد ہے۔ نبی کریم ﷺ بقیع تشریف لاتے تھے اور اہل بقیع کو سلام پیش کرتے اور ان کے لئے استغفار کرتے۔ مقدمہ شامی میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی المولیٰ عنہ کے مناقب میں امام شافعی رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں "اِنِّیْ لَاَتَبَرَّکُ بِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَجِیْءُ اِلٰی قَبْرِہٖ فَاِذَاعَرَضَتْ لِیْ حَاجَۃٌ صَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ وَسَأَلْتُ اللّٰہَ عِنْدَ قَبْرِہٖ فَتُقْضٰی سَرِیْعاً"

میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ سے برکت حاصل کرتا ہوں اور ان کی قبر پر آتا ہوں اگر مجھے کوئی حاجت درپیش ہوتی ہے تو دو رکعتیں پڑھتا ہوں اور ان کی قبر کے پاس جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تو جلد حاجت پوری ہو جاتی ہے۔اس سے چند امور ثابت ہوئے: زیارت قبور کے لئے سفر کرنا کیوں کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ اپنے وطن فلسطین سے بغداد آتے تھے اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کے لئے جانا صاحب قبر سے برکت لینا ان کی قبروں کے پاس جا کر دعا کرنا۔صاحب قبر کو ذریعہ حاجت روائی جاننا۔ثبوت زیارت پر بے شمار دلائل موجود ہیں۔خوف تطویل مانع ہے اس لئے اتنے ہی پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل اس کاوش کو قبول فرمائے (آمین)

فوائد زیارت

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ''اھل اللہ کی توجہ اپنے چاہنے والوں پر یقیناً ہوتی ہیں جس کی کل چار صورتیں ہیں:

(۱)توجہ انعکاسی (۲)توجہ القائی (۳)توجہ اصلاحی (۴)توجہ اتحادی

انعکاسی کا مطلب ہوا ''عکس و پرتو'' اہل اللہ پر رحمت وانوار الٰہیہ کا نزول ہوتا رہتا ہے حاضر بارگاہ بھی انوار و رحمت سے مستفیض و مستنیر ہوتا رہتا ہے۔انوار بکھرتے ہیں بس اہل اللہ کی مثال شمع سی ہے جس کی روشنی کا عکس حاضر بارگاہ پر پڑتا ہے اور وہ فیضیاب ہوتا ہے۔اس میں حاضر رہنا ضروری ہے۔

القائی کا مطلب ہے ''ڈالنا'' حاضر بارگاہ اپنا خالی دامن لے کر آتا ہے اہل اللہ اس کے دامن کو عطاء الٰہی سے بھر دیتے ہیں۔اس کی مثال چراغ میں تیل سی ہے۔چراغ میں تیل جب تک رہتا ہے چراغ روشن رہتا ہے اور جب ختم ہو جائے تو بجھ جاتا ہے۔اس میں بار بار حاضری ضروری ہے تا کہ رحمت وانوار سے حصہ ملتا رہے۔

اصلاحی کا معنیٰ ہے ''ٹھیک کرنا'' اہل اللہ اپنے چاہنے والوں پر کبھی ایسی نظر ڈالتے ہیں جس سے اس کی مکمل اصلاح ہو جاتی ہے اور ان کے فیوض و برکات مسلسل اسے حاصل ہوتے رہتے ہیں۔اس کی مثال نہر کی ہے۔سمندر سے نہر کو بھی فیض ملتا رہتا ہے۔لیکن ضروی ہے کہ نہر کو صاف رکھا جائے اور نہر حیات میں گناہوں کا بندھ نہ باندھا جائے تا کہ سمندر سے فیض جاری رہے اس کے لئے بار بار حاضری ضروری نہیں۔بس غیر شرعی امور کا بندھ نہ باندھا جائے فیض جاری وساری رہے گا۔

اتحادی کا معنیٰ ''متحد ہونا'' ہے۔اس توجہ کو کہتے ہیں کہ شیخ و مرید کا خیال متحد ہو جائے یعنی جو شیخ کے دل میں آئے وہی بات مرید کے دل میں آئے۔

یہ حالت جناب رسول اکرم ﷺ اور جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہے۔فوائد زیارت بیان کرتے ہوئے اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں "عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهِيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَافَاِنَّهَاتُزَهِّدُ فِى الدُّنْيَاوَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ " رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَه ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں زیارت قبور سے پہلے روکا کرتا تھا لیکن اب زیارت کا حکم دیتا ہوں اس لئے کہ زیارت قبور کے ذریعہ دنیا سے بے رغبتی حاصل ہوتی ہے اور آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔(مشکوٰۃ شریف ص۱۵۴)

آداب زیارت

زائر کے لئے ضروری ہے کہ وہ جس بارگاہ میں حاضر ہو باوضو وغسل ہو پوری متانت کے ساتھ حاضر ہو کر اسلاف کرام کے فرمودات کو پیش نظر رکھے۔سب سے پہلے صاحب مزار کو سلام پیش کرے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَااَهْلَ الْقَبْرِ یا پھر نام لے کر۔تقریباً چار ہاتھ کی دوری پر کھڑے ہو کر فاتحہ خوانی کرے اور درود شریف کی کثرت کرے۔بعدہ اپنے احباب ومتعلقین کے لئے دعاء کرے۔دعا میں انھیں وسیلہ بنا کر اپنے معروضات اپنے رب کی بارگاہ عالی میں پیش کرے۔حاضری کے وقت عموماً ازدہام ہوتا ہے۔ہر کسی کو جلدی ہوتی ہے۔بالکل جلد بازی نہ کرے اور نہ ہی اپنی ذات سے کسی کو تکلیف پہونچائے۔بعد فراغت پائتیں جانب سے خروج کرے تا کہ آستانہ کو پیٹھ نہ ہو۔ پھر الوداعی سلام پیش کر کے وہاں سے رخصت ہو دوبارہ حاضری کی درخواست کے ساتھ اپنی قیام گاہ کی طرف پلٹ جائے یا پھر اپنے معمولات میں لگ جائے۔

"وآدَابُ الزِّيَارَةِ اَنْ يَقُوْمَ مُسْتَقْبِلَ الْقَبْرِ مُسْتَدْبِرَالْقِبْلَةِ حِذَاءَ الْوَجْهِ وَاَنْ يُسَلِّمَ وَلَايَمْسَحَ الْقَبْرَ وَلَايُقَبِّلَهُ وَلَايَنْحَنِىَ ۔ وَالزِّيَارَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَفْضَلُ خُصُوْصاً فِىْ اَوَّلِه وَجَاءَ فِى الرِّوَايَةِ اَنْ يُعْطَى لِلْمَيِّتِ فِىْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ الْاِدْرَاكَ اَكْثَرَ مِمَّايُعْطَى فِىْ سَائِرِ الْاَيَّامِ"

آداب زیارت یہ ہے کہ قبر کے سامنے کھڑا ہو کر قبلہ کو پیٹھ کرے چہرہ کے مقابل اور سلام کرے، قبر کو نہ چھوئے اور نہ بوسہ دے اور نہ جھکے اور زیارت جمعہ کے دن صبح افضل ہے۔(حاشیہ مشکوٰۃ شریف ص۱۵۴)

خرافات زیارت

آج کل عوام عموماً علمائے کرام کی گرفت سے آزاد ہیں۔ نفس پرستی وہفوات وخرافات کے شکار ہیں
۔یہی وجہ ہے کہ وہ من مانی خودساختہ رسم ورواج وخرافات کو عین اسلام تصور کرکے اپنی عاقبت برباد
کرتے ہیں۔حتیٰ کہ مقدس وبابرکت بارگاہوں میں بھی ان کے خودساختہ ضابطوں کی رعایت امر
واجب پر عمل کرنے سے کم نہیں۔اعراس بزرگان دین کے مواقع پر تواَلعَیَاذُ بِاللّٰہ ایسے ایسے امور کی
انجام دہی ہوتی ہے کہ شیطان بھی شرما جائے۔مثلاً شبیہ بگاڑ کر صندل میں رقص کرنا،ڈھول تاشہ
کا دھوم سے بجانا،ناچنا کودنا،لھولعب میں مشغول ہونا،پٹاخہ پھوڑنا،پیشہ ور نفس پرست قوالوں سے
مزامیر کے ساتھ قوالی سننا جس میں کفری کلمات پر انعام واکرام کرنا اور اسے محفل سماع کا نام
دینا۔مزارات پر غیر شرعی طور حاضری دینا کپڑوں کی چادر ایک کی موجودگی میں دوسرا پیش کرکے
اسراف کرنا۔یہ وہ امور ہیں جس سے شیطان تو خوش ہوتا ہوگا رحمٰن کبھی خوش نہیں ہوسکتا۔

میرے دینی بھائیو!اللہ سے ڈرو۔اس کے حکم کی اطاعت کرو۔مذکورہ بالا اعمال کبھی مقبول ومحمود
نہیں ہوسکتے۔اور نہ ہی یہ امور مرضیات اولیاء سے ہیں بلکہ ان کی خفگی وناراضگی کے باعث ہیں۔
اللہ عقل سلیم عطافرمائے(آمین)

منظور احمد یار علوی

باسمہ تعالیٰ

یکم ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ مطابق ۷/مارچ ۲۰۱۱ء بروزشنبہ

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علیٰ نبیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

عدو بددین مذہب والے حاسد

توہی تنہا کا زوردل ہے یاغوث

اللہ رب العزت کا بے پناہ شکر واحسان ہے کہ اس نے ہمیں حرمین طیبین کی زیارت کا شرف
عطافرمایا چنانچہ ۱۵/مارچ ۲۰۰۲ء بروز جمعہ مبارکہ ۱۱/بجے دن میں مرکز ایمان شہر مدینہ کی خاک
بوسی کا شرف پاکر معراج حیات کو پہونچا تھا اور ۱۶/فروری ۲۰۰۲ء بروز سنیچر مکۃ المکرّمہ ۲/بجے دن
میں پہونچ کر بیت اللہ کی زیارت وعمرہ،ارکان حج کی سعادتوں سے بہرہ ور ہوا تھا۔

آج پھر قسمت نے ساتھ دیا ۶/مارچ ۲۰۱۱ء اتوار کا دن گزار کر شب دوشنبہ ۲/بجے حضور سیدی
شکر اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی آستانہ عالیہ کا بوسہ دیتے ہوئے بغداد معلیٰ کے لئے روانہ ہوا۔ممبئی انٹر
نیشنل ایئرپورٹ سے ۶/بجے صبح چل کر بحرین کی سرزمین پر ساڑھے نو بجے پہونچا۔بعدہ بحرین
سے دمشق کے لئے ۱۱/بجکر ۴۰/منٹ پر روانہ ہوا،۲/بجکر چالیس منٹ پر ۷/مارچ ۲۰۱۱ بروز پیر
دمشق پہونچا۔دمشق ایئرپورٹ سے بذریعہ بس اپنی قیام گاہ القصر الجلیل میں پہونچا،بعدہ
زیارتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔

زیارات دمشق

(۷/مارچ ۲۰۱۱ء بروز پیر)

حضرت سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مورخہ ۷/مارچ ۲۰۱۱ء مطابق یکم ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ بروز پیر بعد نماز عصر حضرت سیدہ زینب بنت مشکل کشا حضرت شیر خدا خواہر امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کے مزار پاک پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی جس سے روح کو بڑی تسکین حاصل ہوئی۔ حضرت سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار پاک پر اہل تشیع کا تسلط ہے۔ ہر چہار جانب ماتم ہی ماتم کرتے نظر آتے ہیں مزار پاک بڑا خوبصورت اور دلنشین ہے۔ احاطہ کافی کشادہ ہے۔ ایک خاص بات یہ ہے کہ سونے جواہرات سے پورا مزار پاک اور جالی شریف مرصع وملمع ہے۔ گنبد شریف پر بھی کافی مقدار میں سونا چڑھایا گیا ہے۔ جالی شریف کے اندرونی حصہ میں موٹا شیشہ چہار جانب سے لگا ہوا ہے جس کی وجہ سے بڑی کوشش کے بعد اصل مزار (تعویذ) دیکھا جاسکتا ہے۔ جس جگہ مزار پاک واقع ہے اس کو مقام زینبیہ کہتے ہیں۔ یہ پورا علاقہ آپ ہی کے نام سے مشہور معروف ہے۔

کہیں فاطمہ کہیں حسین کہیں زینب جہاں جیسی ضرورت تھی بن گئیں زینب

حضرت ہابیل ابن آدم علیہ السلام

(۸/مارچ ۲۰۱۱ء بروز منگل)

مورخہ ۸/مارچ ۲۰۱۱ء مطابق ۲/ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ بروز منگل صبح گیارہ بجے دن میں حضرت ہابیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے لئے روانہ ہوا۔ تقریباً ۲/بجے روضہ ہابیل رضی اللہ عنہ پر حاضری ہوئی وہاں نماز نفل کی ادائیگی کے بعد اجتماعی طور پر درود وسلام پیش کیا گیا بعدہ راقم الحروف نے اپنے لئے اور سارے اہل قافلہ واہل ایمان کے لئے دعا کی۔ حضرت ہابیل رضی اللہ عنہ کی قبر شریف عام قبروں سے کئی گنا بڑی ہے جو ایک پہاڑی پر واقع ہے۔ وہاں موسم بہت ہی ٹھنڈا ہوتا ہے زائرین اپنے ساتھ گرم کپڑے رکھا کریں۔

حضرت ہابیل حضرت آدم علیہ السلام کی وہ پاکیزہ اولاد ہیں جن کی قربانی اللہ رب العزت نے قبول فرمائی۔ آپ ہی کا پیش کردہ قربانی کا جانور حضرت اسماعیل علیٰ نبینا علیہ السلام کے لئے فدیہ بنا کر جنت سے اتارا گیا جیسا کہ تفسیر جلالین، تفسیر مدارک میں ''وفدیناہ بذبح عظیم'' کے تحت منقول ہے۔

دمشق کا مشہور قبرستان

(صحابیات)

بروز منگل ۸/ مارچ ۲۰۱۱ء

جہاں ان مقدس اور پاکیزہ بارگاہوں میں حاضری نصیب ہوئی:

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ دونوں حضور شافع یوم النشور ﷺ کی پاک بیویاں ہیں۔ ان کا مزار پاک ایک دوسرے کے قریب واقع ہے۔ پورے اہل قافلہ کے ساتھ فاتحہ خوانی ہوئی اور درود وسلام کے بعد دعا کی گئی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اندرون جالی خاص تعویذ پاک) کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ فقیر راقم الحروف ہی نے دعا کی اور امہات المومنین کی قدمبوسی کا شرف حاصل کیا۔ اللھم اغفرلنا ولوالدی ولجمیع المومنین بحرمۃ امہات المومنین رضی اللہ عنھن۔ بعدہ ان مقدس شہیدان کربلا کے سروں کو جہاں غسل دیا گیا اس جگہ کی زیارت ہوئی اور سروں کا مدفن بھی نظر نواز ہوا جس میں تقریباً سولہ ۱۶/ شہیدان کربلا جن کے سروں کو نیزے پر بلند کر کے دمشق لایا گیا تھا سب کی زیارت ایک ساتھ ہوئی۔ ان مبارک ہستیوں کے اسماء گرامی یہ ہیں:

اسماء رؤس شہداء کربلا

(۱) حضرت عباس بن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم

(۲) حضرت قاسم بن حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) حضرت عمر بن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم

(۴) حضرت حر بن ریاحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۵) حضرت عبداللہ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۶) حضرت عبداللہ بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۷) حضرت حبیب بن مظاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۸) حضرت عثمان بن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم

(۹) حضرت علی اکبر بن سید الشھداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۰) حضرت عبداللہ بن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم

(۱۱) حضرت محمد بن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم

(۱۲) حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۳) حسین بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۴) حضرت علی بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۵) حضرت حضرت جعفر بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۶) حضرت جعفر بن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم

نوٹ:۔ یہ اسماء گرامی مزار پاک کے کتبہ سے نقل کئے گئے ہیں جو آستانہ میں نصب ہیں اور یہ دمشق کے قبرستان کے سامنے واقع ہے۔

مذکورۃ الذیل مزارات دمشق کے قبرستان میں ہیں

(۱) حضرت سیدہ کلثوم بنت مشکل کشا حضرت علی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ

(۲) حضرت سیدہ سکینہ بنت مشکل کشا حضرت علی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ

یہ دونوں مزار پاک کی جالی شریف نہایت خوبصورت دیدہ زیب ہے۔ پوری جالی مبارک سونے اور چاندی سے مزین ہے۔

(۳) حضرت حمیدہ بنت امام مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ

(۴) حضرت صغریٰ بنت سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ

(۵) حضرت اسماء بنت عمیس زوجہ حضرت جعفر طیار رضی المولیٰ عنہ

(۶) حضرت ام الحسن بنت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ

(۷) حضرت بلال حبشی موذن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کے مزار پاک پر اجتماعی طور پر سلام وفاتحہ خوانی ہوئی اہل قافلہ میں کئی ایک پر رقت طاری ہوئی فقیر راقم الحروف پر بھی ایسی رقت طاری ہوئی کہ آنسو نہ تھم سکے۔ معاً اہل خانہ کو فون کر کے ان سے بھی سلام پیش کرنے کی درخواست کی زوجہ محترمہ شاہدہ خاتون، اختر الحسن محبوبی سلمہ، نور چشمی فاطمہ، حلیمہ اور بڑی بھابھی میمن النساء نے بھی سلام پیش کیا۔ اس طرح اہل خانہ نے بارگاہ بلال حبشی رضی اللہ عنہ میں اپنی آواز پہونچا کر غلامی کا ثبوت دیا۔ مولائے کریم ہم سب کو عشق بلالی کا صدقہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم۔

(۸) حضرت فضہ کنیز حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

(۹) حضرت عبداللہ ابن مکتوم موذن رسول ﷺ کے مزار پاک پر حاضری ہوئی مگر روضہ مبارک بند تھا اس لئے دور ہی سے زیارت ہوئی اندر جانے کا موقع نہ مل سکا۔

بعدہ ان اصحاب نبی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام وفاتحہ خوانی کی سعادت حاصل ہوئی جنھوں نے سرکار دو عالم ﷺ سے بیعت کی تھی درخت کے نیچے جس کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔ فقیر راقم الحروف نے یہاں بھی سب کے لئے اجتماعی دعا کی۔

صحابی رسول حضرت حجر بن الکندی

رضی الله عنه

مورخہ ۹ / مارچ ۲۰۱۱ء ۳ / ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ بروز بدھ صبح ۹ / بجے دمشق کی دیگر زیارتوں کے لئے روانہ ہوا۔ دیڑھ بجے ۱:۳۰ / بجے حضرت حجر بن عدی الکندی کی بارگاہ عالی میں حاضری کی سعادت سے مالا مال ہوا۔ اجتماعی سلام اور دعاخوانی ہوئی۔ یہاں پر بھی اہل تشیع کا تسلط ہے۔ یہاں پر حضرت حجر بن عدی الکندی کے بارے میں شیعہ حضرات تاریخ دہراتے ہیں۔ آپ کی شہادت کا بار و بوجھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر ڈالتے ہیں۔ ان کے بیانات سننے سے پرہیز کریں۔

اصحاب کھف

بروز بدھ ۳ / ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ مطابق ۹ / مارچ ۲۰۱۱ء

خزائن العرفان میں صدر الافاضل نے یہ روایت اختیار کی ہے

مکسلمینا یملیخا مرطونس بینونس سارینونس ذونوانس کشفیط طنونس واس کلبھم قطمیر

یملیخا، مسلینا، ملسکینا، مکسملیان، دبرنوس، زیدنوس، کفرطیوش، وکلبھم قطمیر،

بزبان ام نور لبنانی خادمہ غار اصحاب کہف۔

یہاں پر اپنے اہل قافلہ کے ساتھ حاضر ہوا۔ اجتماعی سلام و دعا ہوئی ایک خاتون نے اصحاب کہف کا تعارف کرایا۔ مذکورہ بالا اسماء انھوں نے ارقام کروائے۔ فقیر نے لکھا اور اپنے اہل خانہ کے ساتھ کچھ احباب کے نام بھی میں نے اس غار کے دیوار پر تحریر کر دیا اور اصحاب کہف سے شفاعت و دعا کی درخواست کی۔ یہ وہی اشخاص ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں سورہ کہف کے اندر موجود ہے۔ بیداری کے بعد اصحاب کہف نے جو چیز بازار جا کر خریدا تھا وہ دودھ تھا بعدہ راز فاش ہوا کہ یہ افراد جو سکہ لئے ہیں وہ دقیانوس بادشاہ کے زمانے کے ہیں۔ بعدہ لوگ ان کے تحقیق حال کے بعد بعث بعد الموت کے قائل ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ فالحمدلله تعالیٰ علیٰ ذالك۔

جامع حضرت محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ

یہ مسجد الحمدللہ حضرت سیدی محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بشارت پر بنائی گئی۔علامہ ابن عربی کی جامع مسجد جوتقریباً پانچ سوسال قبل تعمیر ہوئی تھی اس میں ظہر کی نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔بعدہ حضرت سیدی محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ کی مسجد کے امام نے ایک بہت ہی پرمغز خطاب کیا جوشان ولایت پرمشتمل تھا۔خطاب میں انھوں نے شجرہ نعمانیہ کے حوالہ سے گفتگو کی جوحضرت سیدمحی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ کی تصنیف لطیف ہے۔فرمایا کہ حضرت سید محی الدین ابن عربی نے سلطان سلیم ترکی کوخواب میں بتایا کہ اِذَادَخَلَ السِّیْنُ فِیْ الشِّیْنِ فَیَظْھَرُ قَبْرُمُحیِ الدِّیْنِ ۔چونکہ حضرت سیدمحی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ تقریباً تین سوسال تک آپ کی قبر شریف پوشیدہ رہی بعدہ جب سلطان سلیم ترکی کو بشارت ہوئی تو وہ گھوڑے پرسوار اس مقام پر پہونچا جہاں حضور کی قبرانور ہے۔گھوڑے نے اپنے پاؤں سے زمین کریدا تو وہاں سے خون ظاہر ہوااور پھر وہ وہاں حمام میں نہانے کے لئے گیا وہاں ایک سن رسیدہ مرد سے ملاقات ہوئی وہی حضرت سیدمحی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ تھے۔

اس طرح اس عبارت کا مفہوم واضح ہوگیا جسے سلطان ترکی نے خواب میں سنا تھا۔سین سے مراد سلطان سلیم ترکی۔شین سے مراد ملک شام۔اِذَادَخَلَ السِّیْنُ فِیْ الشِّیْنِ فَیَظْھَرُ قَبْرُمُحیِ الدِّیْنِ معنیٰ یہ ہوا کہ جب سلطان سلیم ترکی شام میں داخل ہوگا تو میری قبر ظاہر ہوگی۔تین سوسال کے بعد آپ کی قبر ظاہر ہوئی پھر آپ نے وہاں ایک جامع مسجد تعمیر کرنے کی بشارت دی آپ کی بشارت پر مسجد تعمیر ہوئی جوتقریباً پانچ سوسال پرانی ہے۔اسی مسجد سے ملحق آپ کی قبرانور موجود ہے۔

اجتماعی طور فاتحہ خوانی ہوئی۔آخر میں راقم الحروف نے اپنے لئے اوراہل قافلہ وجمیع مسلمین ومسلمات کے لئے دعا خیر کی۔فَالْحَمْدُلِلّٰہِ کَثِیْراً کَثِیْراً عَلیٰ ھٰذِہٖ السَّعَادَۃِ ۔حضرت سیدی محی الدین ابن عربی کی گلیوں میں ایک عبارت جھنڈیوں پرمرقوم دیکھا۔جس میں لکھا ہوتھا،"عِیْدُكَ مَجِیْدٌیَارَسُوْلَ اللّٰہِ" جس سے عِیْدِ مِیْلَادُ اور نِدَاءِ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کا ثبوت متحقق ہوتا ہے۔

مقام الاربعین

(۴ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۰مارچ ۲۰۱۱ء بروز جمعرات)

حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت طیبہ سے قبل بادشاہ روم نے جب اہل ایمان پر ظلم وزیادتی کرکے انھیں قتل کرنا شروع کیا تو چالیس اہل اللہ اپنے ایمان کی حفاظت کی خاطر وہاں سے نکل آئے اور اسی غار میں پناہ لی جہاں قابیل نے حضرت ہابیل کو قتل کیا تھا۔اس مناسبت سے اس مقام کو الاربعین کہتے ہیں پھر روم کے آرمیوں نے اس غار کا محاصرہ کیا تو ان چالیس اہل اللہ کو رب تعالیٰ نے غار سے اس طرح باہر نکال کر انھیں شام میں پھیلا دیا۔اندر سے نکلنے کا مختصر سوراخ کا سراغ موجود ہے مگر باہر سے بالکل پتہ نہیں چلتا کہ وہ کس طرح پہاڑ کا سینہ چاک کرکے نکلے۔اللہ ہی اس مصلحت کو بہتر جانتا ہے۔انھیں اہل اللہ کو ابدال کہا جاتا ہے جو تعداد میں چالیس ہیں اور وہ ملک شام ہی میں ہوتے ہیں۔جس کا ذکر حدیث پاک میں موجود ہے۔وہاں پہاڑی پر چالیس محرابیں بنی ہوئی ہیں جو ان اہل اللہ کی یاد تازہ کرتی ہیں۔وہ حدیث پاک یہ ہے جس میں چالیس ابدال کا ذکر ہے۔

"اَخْرَجَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ مُسْنَدِہٖ عَنْ عَلِیٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ "اَلْاَبْدَالُ بِالشَّامِ وَھُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلاً کُلَّمَامَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰہُ مَکَانَہ رَجُلاً یُسْقیٰ بِھِمُ الْغَیْثُ وَیُنْتَصَرُ بِھِمْ عَلَی الْاَعْدَاءِ وَیُصْرِفُ عَنْ اَھْلِ الشَّامِ بِھِمُ الْعَذَابَ" صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ"

الغارالدم

یہ وہ غار ہے جہاں قابیل نے حضرت ہابیل رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا۔بعد قتل غار کے ایک گوشہ میں شگاف پیدا ہوا جو بالکل انسان کے کھلے ہوئے منہ کے مانند ہے جس وقت انسان اپنا منہ بموقع تعجب کھولتا ہے بالکل وہی صورت پہاڑ کا وہ شگاف لئے ہوئے ہے، زبان وجبڑے بالکل نمایاں نظر آتے ہیں۔غار کا بالائی اندرونی حصہ قابیل پر گرکر اسے ہلاک کرنا چاہا تو فوراً حضرت جبریل علیہ السلام بحکم خدا نازل ہوئے اور اپنے دست مبارک سے اسے روک لیا۔حضرت جبریل علیہ السلام کے انگلیوں کے نشان آج بھی اس غار میں موجود ہیں اور وہاں پر لفظ اللہ منقوش ہو گیا ہے۔فقیر راقم الحروف نے اس غار کی زیارت کی اور اپنا رومال بھی مس کیا برکت کے لئے۔ان انگلیوں کے نشان اور آس پاس سے آج بھی پانی ٹپکتا رہتا ہے۔جو پہلے خون کی شکل میں ٹپکتا تھا۔اسی لئے اس غار کا نام الغارالدم ہے۔اس غار میں حضرت ابراہیم اور حضرت خضر علیہما السلام تشریف لاچکے ہیں اور وہاں اللہ جل شانہ کی عبادت کی ہے۔ان کی عبادت کی جگہ پر محراب بنی ہوئی ہے۔ایک کا نام محراب ابراہیم ہے اور دوسرے کا نام محراب خضر ہے۔اس مقام پر لوگ نفل نمازیں ادا کرتے ہیں۔فقیر راقم الحروف نے بھی ان دونوں جگہوں پر نمازیں ادا کی ہیں اور دعائیں بھی کی۔اس کے علاوہ وہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا تشریف لے جانا منقول ہے۔فقیر راقم الحروف نے اس ٹپکنے والے پانی کو نوش کیا اور تبرکاً گھر کے لئے محفوظ بھی کیا۔ فَالْحَمْدُلِلّٰہِ عَلیٰ ھٰذِہٖ السَّعَادَۃِ۔

حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا
بنت امام عالی مقام رضی المولیٰ عنہ

(۴/ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۰/مارچ ۲۰۱۱ء بروز جمعرات)

آپ کا مزار مبارک دمشق کے جامع اموی کے قریب واقع ہے۔ بہت ہی دیدہ زیب اور دلکش ہے۔ پورا آستانہ سونے اور چاندی سے مزین ہے۔ اور ایک مسجد جو آپ کے نام سے موسوم ہے اسی میں واقع ہے۔

فقیر راقم الحروف نے یٰسین شریف کی تلاوت کی اور فاتحہ خوانی کی سعادت حاصل کی یہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ یہاں پر بھی اہل تشیع کا تسلط ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
کے سر انور کا مدفن

(۴/ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۰/مارچ ۲۰۱۱ء بروز جمعرات)

یہ وہ مقام ہے جہاں پر جامع اموی بنی ہوئی ہے جو پہلے یزید پلید کی نشست گاہ تھی اور اب جامع اموی کا حصہ ہے۔ شروع میں اس مقام کی زیارت ہوئی جہاں امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لاکر رکھا گیا تھا۔ آج وہ مقام ایک طاق کی شکل میں ہے۔ جس پر چاندی کی تزئین کاری ہے۔ بعدہ امام عالی مقام کے سر انور کے پاس حاضری کی سعادت سے مالا مال ہوا۔ اپنا اور اہل خانہ کے ساتھ تمام اہل محبت کا سلام پیش کیا۔ بعدہ رقت آمیز دعا ہوئی۔ سبھی اہل قافلہ دعا میں شریک رہے۔ اس مقام پر فقیر کو قلبی سکون میسر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حاضری کو غلامی امام عالی مقام کی سند بنادے اور اسے ہمارے اور اہل خانہ و جملہ اہل محبت کے لئے ذریعہ نجات بنادے۔ آمین

حضرت یحیٰ علیہ السلام
کی بارگاہ میں حاضری

(ھٰذانبی اللہ)

حضرت یحیٰ علیہ السلام کی قبر شریف عام قبروں سے کئی گنا لمبی ہے۔ حضرت یحیٰ علیہ السلام یہ نبی ابن نبی ہیں۔ آپ کے والد گرامی حضرت زکریا علیہ السلام ہیں۔ آپ کا مزار پاک جامع اموی کے وسط میں واقع ہے۔ آپ کی قوم نے آپ کو شہید کر دیا تھا۔ آپ کی اس عالی بارگاہ میں انفرادی طور پر لوگوں نے سلام وفاتحہ خوانی کی چونکہ ادب مانع تھا اس لئے باآواز بلند کوئی بھی عمل نہیں اپنایا گیا۔ فقیر راقم الحروف یٰسین شریف کی تلاوت کی اور فاتحہ خوانی کے بعد ہمارے قافلہ کے ایک معزز ساتھی نے دعا کی فقیر نے اپنے ساتھ والد مرحوم اور تمام اہل خانہ کے لئے دعا کی درخواست کی موصوف نے بڑے درد بھرے انداز میں دعا کی۔ جس سے فقیر کو کافی سکون میسر آیا۔

مینارہ عیسیٰ علیہ السلام

یہ وہ مینارہ ہے جس سے ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں زمین پر نازل ہونگے۔ مینارہ کافی بلند و بالا فلک بوس ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ اس مقام پر پہلے عیسائیوں کا کلیسا یعنی گرجا گھر تھا۔ دمشق فتح ہوا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے جامع اموی میں بدل دیا۔ مگر وہ مینارہ ویسے ہی باقی رکھا۔ الحمدللہ آج بھی مینارہ ہے اور قرب قیامت تک موجود رہے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو اس وقت چوتھے آسمان پر ہیں قرب قیامت اسی مینارہ پر نازل ہونگے پھر زمین پر تشریف لائیں گے۔ اس مینارہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ فالحمدللہ الکریم

وہ مقام جہاں حضرت زینب رضی اللہ عنہانے کربلاسے واپسی پرنہایت ہی پرجوش خطبہ دیاتھاجس سے یزیدی ششدررہ گئے تھے

یہ مقام جامع اموی کے صحن میں واقع ہے۔جب امام عالی مقام کالٹاپٹا قافلہ کربلا سے روانہ ہوکر دمشق پہونچا اور یزیدی خوشیاں منارہے تھے اس موقع پر حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہانے انتہائی رقت انگیز اور پرجوش خطبہ دیا تھا جس سے اورتو اور خود یزیدیوں کے دل دہل گئے تھے۔اس مقام پر ایک قبہ بنا ہوا ہے۔جس کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

کہیں فاطمہ کہیں حسین کہیں زینب　　　جہاں جیسی ضرورت تھی بن گئیں زینب
اب کوئی یزید نہ بیٹھے گا تخت پر　　　زینب نے قصر شام پر تالا لگادیا

صحابی رسول حضرت ابوھریرہ

رضی اللہ عنہ

امیرالمومنین فی الحدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ کا مزار پاک ایک چھوٹی سی مسجد کے طرف میں واقع ہے۔جامع اموی کے سامنے بازار کا جہاں سے آغاز ہوتا ہے۔الحمدللہ اس آستانہ کرم پر حاضری بڑے اطمینان سے ہوئی۔فاتحہ خوانی وعطرپاشی کے بعد قدمبوسی کا بار بار شرف حاصل ہوا۔مسجد مذکور کے امام جو صحابی رسول حضرت عبداللہ ابن جحش رضی اللہ عنہ جو میدان احد میں شہید ہوکر وہیں آسودہ خاک ہیں آپ کے خاندان سے ہیں۔ان سے دعا کی درخواست فقیر نے کی اہل قافلہ کی موجودگی میں انھوں نے ہم سب کے لئے دعاء خیر کی۔آخر میں فقیر نے اپنے لئے اور والد مرحوم حبیب اللہ ابن الٰہی اور تمام اہل عشیرت کے لئے دعا کی درخواست کی۔حضور والا نے مکرر دعا فرمائی۔فقیر راقم الحروف نے خاص کر حفظ حدیث اور شرح حدیث کی درخواست پیش کی۔

دمشق کا وہ بازار جھاں سے امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کاسرمبارک یزید کے پاس لایاگیا

یہ بہت ہی خوبصورت صاف ستھرا بازار ہے ہر دو طرف سے مکان بنے ہوئے ہیں۔ایک طویل کشادہ گلی ہے۔قسم قسم کی چیزیں بڑے سلیقہ سے لوگ لگائے رہتے ہیں اور اسے فروخت کرتے ہیں۔یہی وہ گلی وکوچہ ہے جوگزرگاہ رؤس شہدائے کربلا ہے۔حضرت امام عالی مقام کے سرانور کے پاس ایک صاحب سورۂ کہف کی تلاوت کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ایک لخت شور برپا ہوا کہ اس سے بھی زیادہ تعجب خیز شہادت امام عالی مقام ہے۔

ابن عساکر نے نہال بن عمرو سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں ''واللہ میں نے بچشم خود دیکھا کہ جب سرمبارک امام حسین رضی اللہ عنہ کو یزیدی نیزہ پر لئے جارہے تھے تو اس وقت میں نے دیکھا دمشق میں سرمبارک کے سامنے ایک شخص سورہ کہف کی تلاوت کررہا تھا جب وہ اس آیت پر پہونچا ''اِنَّ اَصحَابَ الکَھفِ وَالرَّقِیمِ کَانُوامِنُ آیَاتِنَا عَجَباً'' اصحاب کہف اور رقیم ہماری نشانیوں میں سے ہیں۔اس وقت امام عالی مقام کے سرانور سے آواز آئی ''اَعجَبُ مِنُ اَصحَابِ الکَھفِ قَتلِیُ وَحَملِیُ'' اصحاب کہف کے واقعہ سے میرا قتل اور میرے سرکو لئے پھرنا عجیب تر ہے۔

قـــــافـــــلـــــہ

ان رفقاء کے نام جوشریک سفروزیارت رہے

(۱) حضرت مولانا مفتی منظور احمد یار علوی استاذ دارالعلوم اہلسنت برکاتیہ، جوگیشوری وخطیب وامام درگاہ مسجد ورسوا اندھیری

(۲) احمد بن خمیشہ ہالا اکانشا ٹاور، A/۳۰۱ یاری روڈ ورسوا اندھیری

(۳) جیانی حوابائی زوجہ احمد ہالا، // // //

(۴) سید بابا میاں۔دادا میاں نقشبندی، مانا ودر، گجرات

(۵) فاروق بھائی لبیک ٹور والے عبدالرحمٰن اسٹریٹ، ممبئی

(۶) ڈاکٹر سید علی صاحب

(۷) فضل الرحمٰن صاحب

(۸) ارشاد بھائی جری مری، کرلا، ممبئی

(۹) سعید بھائی چائے والا، ممبئی

(۱۰) ذوالفقار صاحب بہرائچی

(۱۱) منور حسین خان اڑیسہ

(۱۲)محمد سلیم سعید چائے والا، ممبئی

(۱۳)اسماعیل حاجی موسیٰ

(۱۴)محترمہ زبیدہ اسماعیل موسیٰ

(۱۵)محترمہ انجمن آرا بیگم

(۱۶)سید احمد محی الدین

(۱۷)محترمہ اختر النساء

(۱۸)ظہیر رضا معین

(۱۹)محترمہ حسینہ بیگم

(۲۰)سیدہ حمیرہ صاحبہ

(۲۱)سید قادر عالم

(۲۲)محترمہ فریدہ بیگم

(۲۳)سید عارف صاحب

زیارات الرقہ (سیریا)

جمعہ مبارکہ ۵؍ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۱؍مارچ ۲۰۱۱ء

صحابی رسول حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ یہ رسول اکرم ﷺ کے انتہائی پیارے ہیں۔ مقام الرقہ جو سیریا کا ایک خطہ وہاں پر آپ آرام فرما ہیں۔ جنگ صفین میں آپ شہید ہوئے۔ آپ کا آستانہ بھی ایک عالیشان مسجد کے احاطہ میں ہے۔ فن تعمیر کی خوبیوں سے آراستہ و مزین ہے۔ اس بارگاہ عالی وقار میں حاضر ہو کر پہلے دو رکعت نفل ادا کی۔ بعدہ زیارت کی برکتوں سے مالا مال ہوئے۔ مخیرّ قوم وملت جناب احمد بھائی کے ساتھ فاتحہ خوانی اور دعا خیر کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔ بعدہ اہل قافلہ کے ساتھ دوبارہ حاضر ہو کر اجتماعی فاتحہ خوانی اور دعا میں شریک رہے۔

حضرت سیدنااویس قرنی رضی اللہ عنہ
(تابعی)

آپ کا آستانہ عالیہ بہت ہی خوبصورت بنا ہوا مسجد کے طرف میں واقع ہے۔فقیر راقم الحروف نے وہاں نماز نفل ادا کی اور سورہ یٰسین شریف تلاوت کی اور فاتحہ خوانی ہوئی۔فقیر نے آخر میں ایک لمبی دعا کی۔عشق اویسی کا صدقہ حاصل دعا رہی۔دعا میں فقیر راقم الحروف نے کہا''مولیٰ ہمیں عشق اویس قرنی کا صدقہ عطا فرما''،جس کو سن کر اہل قافلہ جھوم اٹھے اور باآواز بلند سبھوں نے آمین کہا۔

حضرت سیدنا ابی ابن قیس النخعی
رضی اللہ عنہ (**تابعی**)

یہ بزرگ تابعی ہیں اور یہ بھی جنگ صفین میں شہید ہوئے۔آپ کا مزار پاک حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے قریب ہی میں واقع ہے۔بڑا حسین اور خوبصورت روضہ ہے۔یہ روضہ بھی سونے اور چاندی سے مزین ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کی برکتوں سے ہمیں اور تمام اہل سنن کو مالا مال فرمائے۔آمین

زیارات مقام حلب

اس شہر میں بروز جمعہ ۱۱ر بجے دن میں داخل ہوئے۔کافی صاف ستھرا شہر ہے۔پہلی چیز وہاں دیکھنے میں وہ ایک عبارت ہے جو شہر حلب میں رواں دواں گاڑیوں پر منقوش تھی

"عِطْرُفَمِكَ الصَّلوٰةُ عَلیٰ النَّبِیِّ ﷺ"

ترجمہ: تمھارے منہ کی خوشبو نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا ہے۔

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم

الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله ﷺ

ضریح امام حسین رضی اللہ عنہ

اس مقام کی زیارت کا شرف حاصل ہوا جہاں امام حسین رضی اللہ عنہ کا سرانور رکھ کر پادری نے زیارت کیا تھا اور اسلام کی دولت سے مالا مال ہوا تھا۔پہلے یہ مقام صومعہ تھا اس وقت یہ عبادت خانہ ہے اور سرایا بھی۔وہ پتھر بھی موجود ہے جس پر امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے سرانور کو رکھا گیا تھا۔اور وہ جگہ بھی زیارت کا حصہ رہی جہاں غیبی قلم نمودار ہوا تھا اور اس نے شعر نقش کیا تھا۔

اَتَرْجُوْااُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْناً　　شَفَاعَةَ جَدِّهٖ يَوْمَ الْحِسَابِ

اس جگہ پر ایک کتبہ لگا ہوا ہے جس میں لکھا ہے مکتبۂ امام حسین۔

حضرت سیدناامام محسن رضی اللہ عنہ
ابن امام عالی مقام رضی اللہ عنہ

اس بارگاہ میں فاتحہ خوانی بس کے اندر ہی سے کی گئی اور آپ کے روضہ مبارک کی زیارت کی گئی۔ حضرت باپو نے دعا کی۔اہل قافلہ نے (آمین) کہا۔یہ مقام اس صومعہ کے بالکل قریب واقع ہے جہاں امام حسین کا سرانور رکھ کر پادری نے زیارت کیا تھا۔

حضرت زکریاعلیہ السلام

(ھذانبی اللہ) حلب

یہ اللہ رب العزت کے برگزیدہ نبی ہیں انکی مزار پر مورخہ ۱۱/مارچ ۲۰۱۱ء بروز جمعہ پانچ بجکر ۳۰/منٹ پر حاضر ہوا۔سورہ یٰسین شریف کی تلاوت کے بعد حاضری دی اور فاتحہ خوانی ودعا سے فارغ ہوکر اپنے اہل وعیال خاص کر والد گرامی اور تمام اہل محبت کے لئے اپنے ایک رفیق سے دعائیں کروائیں۔بعدہ اہل خانہ کو فون کے ذریعہ ان کا سلام پیش کروایا۔میری اہلیہ شاہدہ خاتون نے سلام پیش کیا اور دعائیں مانگی۔ہمارے ایک ساتھی جو تکلیف میں تھے الحمد للہ وہاں دعا کی گئی فوراً آرام ہوگیا۔یہ حضرت زکریا علیہ السلام کے عظمت کی دلیل ہے جو آنکھوں دیکھا معجزہ ہے۔

زیارات حمص (صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آپ حضرت رسول اکرم ﷺ کے جلیل القدر صحابی ہیں۔ آپ کا مزار پاک جامع مسجد میں ہے۔روضہ خوب بڑا ہے اور کافی کشادہ بھی ہے۔آپ کے روضہ کے اندر آپ کے صاحبزادے حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید کا روضہ مبارک بھی ہے۔یہ دونوں آستانے مسجد کے داہنے طرف ہیں۔اور بائیں طرف حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کا روضہ ہے۔فقیر راقم الحروف نے سورۂ یٰسین شریف تلاوت کی اور ان کا ثواب ان بارگاہوں کے نذر کیا۔نماز عصر ومغرب اسی جامع مسجد میں ادا ہوئی۔امام مسجد شافعی المسلک ہیں۔یہ دمشق کی آخری زیارت تھی۔

بِفَضْلِهٖ تَعَالیٰ وَبِعَوْنِ رَسُوْلِهِ الْاَعْلیٰ یہاں پر زیارت سیریا مکمل ہوئی۔

زیارات عراق مع بغداد معلیٰ

مورخہ ۶ ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ بروز سنیچر بعد نماز عصر بغداد مقدس کے لئے دمشق سے روانہ ہوا۔ راہ میں بس رکی نماز مغرب ایک ہوٹل کے عبادت خانہ میں ادا کی گئی۔ راستے میں وہ سارے مناظر آتے گئے جو تاریخ کی کتابوں میں پڑھا کرتا تھا۔ سنسان، لگاتار کھلا میدان، نہ انسان، نہ چرند و پرند، دور دور تک آبادی کا نام ونشان بھی نہیں، وہ ریتیلی زمین، ایک عجیب کیف وسرور کا سماں تھا جسے میں یکے بعد دیگرے محسوس کرتا رہا۔ کہیں کہیں بھیڑ کے ریوڑ نظر آئے۔ مگر ہریالی نے تو قسم کھا رکھا تھا کہ میں نہ دکھی اور نہ دکھونگی۔ رات تقریباً ایک بجے سیریا، عراق بارڈر پر پہونچ کر تمام اہل قافلہ کے ساتھ کھانا تناول کیا اور اس کے بعد نماز عشاء ادا کی گئی۔ الحمدللہ پورے دمشق، الرقہ، حلب، حمص، ان تمام مسجدوں کی خصوصیت یہ ہے کہ وضو کے لئے گرم پانی کا انتظام ہے اور کچھ مساجد میں باقاعدہ گرم ہوا کی مشین اور ہیٹر لگے ہوئے ہیں جس سے مصلیان کو کافی راحت حاصل ہوتی ہے۔ رات چار بجے بحمداللہ وبعون رسولہ الاعلیٰ دیار غوث اعظم مرکز روحانیت میں یعنی عراق میں داخل ہوگیا۔ سفر مسلسل جاری رہا اب بس بڑی برق رفتاری سے ہواؤں کا سینہ چاک کرتے ہوئے آگے بڑھتی رہی، دوڑتی رہی۔ بوقت فجر ایک ہوٹل پر نماز فجر کی ادائیگی ہوئی۔ بعدہ فقیر نے شجرہ قادریہ محبوبیہ یارعلویہ کا ورد کیا اور اپنے ووالدین واساتذہ وجملہ مومنین کے لئے دعائیں کی۔ راستے میں یہ شعرورد وزبان رہا:

میر میراں پیر پیراں ائے شہ جیلاں توئی　　　انس جان قدسیاں غوث انس وجاں توئی

بس کا ڈرائیور اہل تشیع میں سے تھا وہ عراقی پولس سے ہم اہل قافلہ کا تعارف لفظ ھنود سے کراتا تھا فقیر نے اصلاح کی اور کہا کہ لَا تَقُلِ الْهُنُوْدُ بَلْ قُلِ الْهِنْدِیُ الحمدللہ اس نے قبول کیا، بعدہ ھندی ہی کہتا رہا۔ دوسری ایک اور اہم بات یہ ہے کہ لوگ آج نبی کریم ﷺ کو کریم کہنے سے منع کرتے ہیں۔ فقیر راقم الحروف نے بغداد کی شاہراہوں پر لگا کتبہ ملاحظہ کیا جس میں لکھا ہوا تھا "اهلاً بِالزَّائِرِ الْكَرِيْم" الحمدللہ اس سے موقف اہل سنت کی بھرپور وضاحت ہوتی ہے۔

دریائے دجلہ

(۱۳/مارچ ۲۰۱۱ء)

حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے والد گرامی حضرت ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ نے اسی دریا کے بہتے ہوئے سیب کو تناول فرمایا تھا۔ اور یہ بھی روایت بیان کی جاتی ہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اس دریا میں غسل فرمایا ہے۔ یہ بغداد معلیٰ سے بالکل لگ کر بہ رہی ہے۔ الحمدللہ وبعون رسولہ الاعلیٰ اس دریا کی بھی زیارت کا شرف حاصل ہوا جس کی وجہ سے مکمل ایک تاریخ کے اوراق میں فقیر گم ہوگیا اور اپنی قسمت پر پھولے نہیں سمایا کہ جس دریا کا ذکر کتابوں میں مسطور دیکھا کرتا تھا آج وہ منظور نظر ہوگیا۔

فالحمد لله الكريم والصلوٰة علىٰ رسوله الكريم۔

بغداد معلیٰ دیار غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ

بغداد شریف یہ ہمارے پیارے غوث میر میراں پیر پیراں روشن ضمیر دستگیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ وعناوعن والدینا واساتذتنا الکرام کا دیار پاک ہے۔ یہاں پر سیکوریٹی کا بڑا سخت پہرہ ہے۔ جگہ جگہ ناکہ بندی ہے۔ دسیوں مقام پر بس روک کر تحقیق وتفتیش ہوتی رہی جس کی وجہ سے گاڑیاں جمع ہوجاتیں ہجوم بڑھ جاتا اس وجہ سے شہر میں کافی وقت لگا اور اس میں بھی ایک خاص مصلحت تھی جو فقیر نے محسوس کیا۔ شہر بغداد بہت ہی بارونق، دیدہ زیب، پر بہار اور دلکش ہے۔ کیوں نہ ہو یہ میرے غوث الوریٰ کا شہر ہے سلطان الاولیاء کا مسکن ہے۔ مظہر جمال مصطفیٰ کا وطن ہے۔ رونق ہی رونق بہار ہی بہار ہے۔ صاف ستھری گلیاں، مزین کوچے، سجا ہوا بازار، بیچ میں چمکتا دمکتا، میرے غوث کا روضہ جنت نشان ہے۔

جب تیرے روضے پہ صدقہ ہے بہار خلد بھی   سوئے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر

مورخہ ۱۳؍ مارچ ۲۰۱۱ء بروز اتوار ۱۲؍ بجے دن میں حضور غوث الثقلین قطب الکونین پیر لاثانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی کے شہر پاک میں پہونچا اور مقررہ ومتعینہ ہوٹل ''بنام قصر الورکا'' میں دوسرے منزلہ پر قیام کیا۔ تھوڑی دیر آرام کے بعد غسل سے فارغ ہوا بعدہ نماز ظہر اس ہوٹل میں ادا کی پھر کھانا تناول کیا۔ بعدہ اہل قافلہ کے ساتھ بارگاہ غوثیت مآب رضی اللہ عنہ میں حاضری کے لئے روانہ ہوگیا۔

بارگاہ غوثیت مآب رضی اللہ عنہ (وارضاہ عناوعن والدینا) میں حاضری

مورخہ ۷؍ ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ ۱۳؍ مارچ ۲۰۱۱ء بروز اتوار غروب شمس سے قبل مسجد غوث اعظم میں پہونچ کر نماز عصر ادا کی بعدہ مغرب کی اذان ہوئی۔ ہم سبھی اہل قافلہ نے مغرب کی نماز ادا کی اور زیارت پاک روضہ غوث الوریٰ کے لئے آستانہ کرم میں داخل ہوئے۔ قائد ملت حضرت علامہ غلام عبدالقادر علوی سربراہ اعلیٰ دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف، یوپی (انڈیا) کی نصیحت کو بروئے کار لاتے ہوئے اس شعر کے ساتھ اپنا واہل خانہ ودیگر اہل محبت کا سلام پیش کیا:

السلام علیك یاسیدی

میرا واہل خانہ دیگر تمام اہل محبت کا سلام قبول ہو۔

عدو بد دین مذہب والے حاسد   تو ہی تنہا کا زور دل ہے یا غوث

(امام احمد رضا فاضل بریلوی)

بعدہ

(۱) سورہ یٰسین شریف کی تلاوت ۲؍مرتبہ (۲) سورہ حٰمٓ شریف کی تلاوت ۱؍مرتبہ

(۳) سورہ دخان شریف کی تلاوت ۱؍مرتبہ (۴) سورہ کافرون کی تلاوت ۱۱؍مرتبہ

(۵) سورہ اخلاص کی تلاوت ۱۱؍مرتبہ (۶) سورہ فلق کی تلاوت ۱۱؍مرتبہ

(۷) سورہ ناس کی تلاوت ۱۱؍مرتبہ (۸) سورہ فاتحہ کی تلاوت ۱۱؍مرتبہ

(۹) سورہ بقرۃ الٓمٓ تامفلحون کی تلاوت ۱۱؍مرتبہ (۱۰) شجرہ عالیہ قادریہ محبوبیہ یاریہ ۲؍مرتبہ

(۱۱) درود پاک کا ورد ۱۱؍مرتبہ   اعمال مذکورہ کے مابین اذان عشاء ہوگئی۔

نمازعشاء کے لئے آستانہ خالی کروادیا گیا۔ جو ہم ہندوستانیوں کے لئے خاص کر مجاوروں اور ذمہ داروں کے لئے لائق عبرت ہے کہ نماز ہوتی رہتی ہے۔ لوگ فاتحہ خوانی میں مشغول رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اصلاح فرمائے۔ ہم سبھوں نے نماز عشاء ادا کی۔ بعد نماز عشاء موذن مسجد نے ذکر کرانا شروع کیا۔ ہم ذکر کی اس پاکیزہ مجلس میں شامل رہے۔ الحمدللہ ۲۰ رمنٹ تک ذکر کا سلسلہ جاری رہا۔ الفاظ ذکر مذکورۃ الذیل ہیں۔

(۱) لاالہ الااللہ (۲) اللہ

(۳) لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ﷺ

(٤) محمد رسول اللہ (٥) اللھم صل علیٰ محمدعلیٰ آل محمدواصحاب محمد ﷺ

بہت ہی پیارا ذکر تھا۔ اس ذکر میں قلبی سکون محسوس ہوا۔ کیوں نہ ہو اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے "اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبِ" (القرآن)

ذکر سے فارغ ہو کر پھر یہ حقیر بارگاہ کرم میں حاضر ہوا اور معمولات مکمل کر کے اپنے داتا، مولا، ماویٰ، ملجا، غوث، غیاث، مغیث، پیر، دستگیر، روشن ضمیر، غوث الثقلین، نجیب الطرفین، سلطان الافراد، تاجدار بغداد، غوث صمدانی، پیرلاثانی، سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ عنہ وارضاہ عناوعن والدیناوعن اساتذتناوعن جمیع المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات۔ سے مخاطب ہو کر معراج حیات کو پہونچا۔ دعاؤں میں اس وقت خود کو نہ سنبھال سکا جب اپنے والد مرحوم کی مجھے یاد آئی تو تڑپ اٹھا اور اپنے مرحوم والد جو کہ عمرہ، حج کی تمنا لے کر دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اپنے غوث کے حوالہ کر کے پھر ایک بار خود کو سنبھال کر اہل وعیال کے لئے دوست واحباب کے لئے دعائیں کی۔ دعا کیا تھی الفاظ زبان سے ادا ہوتے ادھر سکون دامن پھیلا دیتا۔

جملے مکمل ہوتے دل کو قرار نصیب ہو جاتا۔ جس بارگاہ کے لئے دل میں تڑپ پیدا ہوتی تھی پھر ختم ہو جاتی آج موقع ہاتھ آیا تھا۔ جالی مبارک سے لپٹ کر خوب نکالے دل کے ارمان۔ دعاؤں پر مشتمل رباعیات کی تکرار کرتا رہا۔ آخر میں حضور سیدنا قطب الاقطاب سیدنا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ عنہ کے ارقام کردہ وہ اشعار جو استمدادی ہیں اور بارگاہ غوثیت مآب رضی اللہ عنہ میں انھوں نے کہا ہے، اسی کی تکرار کرتا رہا اور آنسو بہاتا رہا۔

قبلہ اہل صفا حضرت غوث الثقلین — دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین

حضرتت کعبہ حاجات ہم خلقاں است — حاجتم سازروا حضرت غوث الثقلین

بے نواختہ دلم نیست کسے آنکہ دہد — خستہ راجز تو دوا حضرت غوث الثقلین

خاکپائے تو بود روشنی اہل نظر — دیدہ رابخش ضیا حضرت غوث الثقلین

مردہ دل گشتہ ام ونام تو محی الدین است — مردہ رازندہ نما حضرت غوث الثقلین

آخر میں گھر فون کر کے اہل خانہ کا سلام پیش کرنے کے لئے کہا، محترمہ شاہدہ خاتون زاداللہ شرفھا نے سلام بارگاہ غوث الوریٰ میں پیش کیا۔ رات ہو گئی تھی، تقریباً ہندوستانی وقت کے حساب سے ساڑھے گیارہ بج چکے تھے اس لئے بچے سوئے تھے، اس وقت سلام نہ پیش کر سکے۔ دوسرے دن پھر سبھوں نے سلام پیش کیا۔

سرکار غوث الاعظم کے باب عظمت پر لکھا ہوا ہے:

باب المراد اذاجئت تسئلہ — یکون شفیعك فی یوم الملاقاہ

نعم الشفیع لمن یرجوشفاعتہ — یوم المعاد شفیع للخطایاۃ

ترجمہ: باب مراد پر جب آ گیا ہے تو ان سے مانگ۔ قیامت کے دن تیرے شفیع ہونگے۔ کیا ہی بہتر شفیع ہیں اس کے لئے جو ان سے شفاعت طلب کرے۔ یقیناً بروز قیامت گنہگاروں کے شفیع ہیں۔

زیارات مدائن (عراق)

مورخہ ۸/ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۴/مارچ ۲۰۱۱ء بروز پیر، مدائن جو شہر بغداد کا ایک خطہ ہے وہاں کی زیارت کے لئے روانہ ہوا۔تقریباً دوپہر ایک بجے پہونچا،سیکوریٹی بہت سخت تھی۔آگے پولس کی گاڑی ہتھیار سے لیس اور پیچھے ہماری بس تھی۔یہ ہم اہل قافلہ کے لئے ایک عجیب بات تھی۔جس طرح قومی لیڈران یا وزرا کے لیے اہتمام ہوتا ہے۔وہ سارا انتظام ہم اہل قافلہ کے لئے تھا۔یہ بھی میرے غوث کا کرم ہی کہئے کہ انھوں نے اپنے شہر پاک میں اس طرح کا انتظام کروایا۔مدائن کی راہ میں دوران سفر ایک عبارت پر ایک ساتھی کی نظر گئی جس کو سن کر آج بھی لذت محسوس کر رہا ہوں۔عبارت ملاحظہ ہو:

محمد بشر لا کالبشر   یاقوت حجر لا کالحجر

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں مگر عام بشر کی طرح نہیں۔یاقوت ایک پتھر ہے مگر عام پتھر کی طرح نہیں۔

سبحان اللہ اس سے ہم اہل سنت کے موقف اور عقیدہ کی بھرپور وضاحت ہوتی ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

(صحابی رسول ﷺ)

مدائن میں سب سے پہلے صحابی رسول حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔سورہ یٰسین شریف کی تلاوت اور نماز نفل پڑھ کر ایصال ثواب کیا گیا۔بعدہ آپ کے قریب آرام فرما حضرت حذیفہ یمانی رضی اللہ عنہ،حضرت عبداللہ ابن جابر انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد باقر بن امام علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہوں میں حاضری سے قلب وروح کو توانائی حاصل ہوئی۔

دوسرے اور تیسرے یہ دونوں وہی صحابی ہیں جن کے جسد پاک کو ۱۹۳۱ء میں منتقل کیا گیا اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پہلو میں آرام فرما ہوئے۔وجہ یہ ہے کہ دریائے دجلہ کے قرب یہ حضرات آرام فرما تھے۔دجلہ کے پانی سے آپ صحابہ کرام کی قبروں میں تری آگئی۔انھوں نے خواب میں بشارت دی کہ ہمیں یہاں سے منتقل کیا جائے۔چنانچہ ان حضرات کے جسموں کو وہاں سے منتقل کیا گیا۔آج بھی وہاں کتبہ لگا ہوا ہے جس میں کچھ تصویریں اور ان کے آستانوں کا منظر نمایاں ہے۔اور یہ عبارت منقوش ہے:

”هٰذِهِ الصُّوْرَةُ مِنَ السَّيِّدْ نَصِيْر تَقِيُ كَاظِمِ الْيَاسِرِیُ مِنُ سَادَةِ مَحَافِظَةِ اِلیٰ مَرُقَدِ الشَّهِيُدَيُنِ الْجَلِيُلَيُنِ عَبُدُاللّٰهِ بُنِ جَابِرٍوَحُذَيُفَةَ الْيَمَانِی وَتَمَثَّلَ نَقَلَ الْجِسُمَانِیُ مِنُ مَنُطِقَةِ جَوُفِ نَهْرِدَجُلَةَ اِلیٰ جَنُبِ الصَّحَابِی الْجَلِيُلِ سَلُمَانِ الْمُحَمَّدِی الْفَارِسِیُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنُهُمُ اَجُمَعِيُنُ“

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ چونکہ آپ شہید ہیں اس لئے جب منتقل کیا گیا تو آپ کے دست مبارک سے تازہ خون جاری تھا، جسے ایک مجمع عام نے دیکھا۔ سچ فرمایا اللہ جل شانہ نے قرآن مجید میں ’’شہدا زندہ ہیں۔ انھیں مردو نہ کہو۔

’’وَلَاتَقُوْلُوْالِمَن یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ،بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِن لَّاتَشْعُرُوْنَ‘‘

(القرآن الکریم)

زندہ ہوجاتے ہیں جومرتے ہیں حق کے نام پر
اللہ اللہ موت کوکس نے مسیحا کردیا

کسریٰ کا محل

یہ محل آج بھی اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے ولادت کے وقت اس کی دیواریں پھٹ گئیں تھیں اور اس محل کے کنگورے زمیں بوس ہوگئے تھے۔ دیوار کی پھٹن آج بھی زیارت گاہ خلائق ہے۔ اور باعث عبرت بھی۔ اور محل میں لگے ہوئے کنگورے جو زمیں بوس ہوگئے اس کے چھیانوے ۹۶ ؍نشانات آج بھی موجود ہیں۔ جس کی زیارت فقیر راقم الحروف نے کیا۔ چونکہ وہ سب آتش پرست تھے۔ انکی آگ بھی بجھ گئی تھی۔ وہ مقام بھی دیکھنے میں آیا اور اس زمانے کی بنی ہوئی ایک مورتی بھی دیکھی گئی۔

حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ

(۸؍ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۴؍مارچ ۲۰۱۱ء بروز دوشنبہ)

آپ کا آستانہ پاک حضور سیدنا غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کے روضہ سے تھوڑی دور پر واقع ہے۔ آپ کے آستانہ عالیہ پر مخصوص لوگ ہی جاتے ہیں۔ وہاں پر راقم الحروف پہونچ کر فاتحہ ودعا سے فارغ ہوا۔ محل وقوع پر وہاں کے مقامی لوگوں کی توجہ کم ہے۔ اس لئے کوئی خاص انتظام نہیں ہے۔ زمین بھی بوسیدہ حالت میں ہے۔ صفائی پر کوئی خاص توجہ نہیں ہے۔

حضرت سیدنا عبدالجبار ابن حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہما

یہ حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کے آستانہ پر فاتحہ خوانی کی سعادت سے مالا مال ہوا۔ آپ کا آستانہ حضور غوث پاک کے احاطہ کے قریب ہی میں واقع ہے۔ بڑا خوبصورت دیدہ زیب ہے۔

حضرت سیدناصالح ابن غوث الاعظم رضی اللہ عنہما

آپ کا مزار پاک بھی اپنے برادر گرامی حضرت سیدنا عبدالجبار رضی اللہ عنہ کے قریب واقع ہے۔ دونوں برادران اپنے والد گرامی کے سائے عاطفت اور احاطہ پاک میں آسودہ خاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے فیضان سے جملہ اہل سنن کو مالا مال فرمائے۔ آمین

حضرت بہلول دانارضی اللہ عنہ

حضرت بہلول دانا رضی اللہ عنہ وہی جلیل القدر بزرگ ہیں جن سے زبیدہ خاتون نے جنت خریدا تھا۔ آپ کی عظمت ورفعت کا اندازہ اسی روایت سے ہوجاتا ہے۔ کہ آپ دنیا ہی میں لوگوں کو جنت تقسیم فرمارہے ہیں۔ جنت پہ اہل اللہ کی ملکیت ہے۔ جسے چاہیں قیمتاً دیں۔ جسے چاہیں بلاقیمت دیں۔ حضرت بہلول دانا نے زبیدہ خاتون کو جنت دے کر یہ عقیدہ ثابت کردیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جنت تقسیم کرنے کی توانائی عطافرمائی ہے۔

حضرت والا کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ اجتماعی طور پر سلام پیش کیا گیا۔ فقیر راقم الحروف نے دعائے خیر کی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک السعادۃ۔ آپ کی بارگاہ میں دوبارہ حاضری نصیب ہوئی۔

حضرت یوشع بن نون علیہ السلام

یہ اللہ رب العزت کے محبوب بندے ہیں۔ انبیاء بنی اسرائیل سے ہیں آپ کی بارگاہ عالی میں بوقت مغرب حاضر ہوا۔ جماعت کے ساتھ نماز مغرب حضرت کی بارگاہ میں ادا کی گئی۔ بعدہ سورہ یٰسین شریف کی تلاوت کا ثواب آپ کی بارگاہ مقدس میں پیش کرکے نبوی فیض سے مالا مال ہوئے۔ تمام اہل قافلہ کے ساتھ اجتماعی طور پر درود وسلام پیش کیا گیا۔ سرکار کی بارگاہ سے تھوڑی سی خاک میسر ہوئی۔ جسے تبرکاً فقیر راقم الحروف نے محفوظ کرلیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی بارگاہ کی حاضری کو قبول فرمائے۔ آمین بجاہ سیدالمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ آپ کی بارگاہ میں دوبارہ حاضری ہوئی۔

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ

حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کی بارگاہ کی حاضری کے بعد حضرت عالی وقار کی بارگاہ ناز میں حاضری ہوئی۔ فقیر نے سورہ یٰسین شریف کی تلاوت کی۔ تلاوت کے بعد شجرہ خوانی کے شرف سے مشرف ہوا۔ بعدہ اجتماعی طور پر درود وسلام پیش کیا گیا۔ تمام اہل قافلہ نے حضرت کی بارگاہ میں اپنی اپنی حاجتیں رکھیں۔ اور فقیر نے دعا مانگی۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ محبوبیہ یاریہ کے عظیم المرتبت بزرگ ہیں۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ آپ کی بارگاہ میں دوبارہ حاضری نصیب ہوئی۔

حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ

حضرت جنید بغدادی کے سرہانے حضور والا کا مزار پاک ہے۔ وہاں پر تمام اہل قافلہ نے حاضری دی اور دعائیں کیں۔ فقیر راقم الحروف کے شجرہ میں حضرت کا نام پاک ہے۔ بالواسطہ یہ فقیر مربوط تھا ہی۔ اللہ جل شانہ نے اس بارگاہ کی حاضری سے بھی مالا مال فرمایا۔ فالحمد للہ الکریم علیٰ ذالک الشرف الکریم۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ مجوبیہ یاریہ کے عظیم المرتبت بزرگ ہیں۔ آپ کی بارگاہ میں دو بار حاضری نصیب ہوئی۔

حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ

حضرت کا آستانہ پاک آپ کے جامع کی تہ میں واقع ہے۔ کافی تنگ راستہ ہے۔ صدر صدام حسین نے آپ کے جامع کی تعمیر کرائی اور آپ کے مزار پاک کی تہ تک پہونچنے کا راستہ باقی رکھا۔ وہاں پر حضرت غوث پاک کی نشست ہوتی تھی۔ وہ جگہ بھی محفوظ ہے۔ فقیر راقم الحروف نے سلام پیش کیا اور دعائے خیر کی۔ نیز شجرہ خوانی کی بھی سعادت سے مالا مال ہوا۔ آپ جس کنویں سے وضو فرمایا کرتے تھے فقیر نے وہ پانی بھی نوش کیا اور محفوظ کرلیا۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ مجوبیہ یاریہ کے عظیم المرتبت بزرگ ہیں۔ فالحمد للہ تعالیٰ۔

حضرت منصور حلاج رحمة الله عليه

حضرت عالی جاہ کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ تمام اہل قافلہ کے ساتھ اجتماعی درود و سلام پیش ہوا۔ یہ وہی بزرگ ہیں جنھیں شہید کیا گیا تو آپ کے وجود سے "الله الله" اور "انا الاحق انا الاحق" کی صدا جاری تھی۔ اللہ جل شانہ آپ کے برکات سے ہمیں مالا مال فرمائے۔ آمین

حضرت سیدنا موسیٰ کاظم ابن جعفر الصادق رضی اللہ عنہما

(۸/ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۵/مارچ ۲۰۱۱ء بروز منگل)

آپ کا مزار پاک شہر بغداد کے محلّہ کاظمین میں ہے۔ آپ کے پوتے بھی آپ کے پہلو میں مدفون ہیں۔ اس مناسبت سے اس محلّہ کا نام کاظمین رکھا گیا ہے۔ بہت ہی عالی شان آستانہ بنا ہوا ہے۔ سونے چاندی سے پورا آستانہ اور گنبد شریف مزین ہے۔ حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام و دعا کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ مجوبیہ یاریہ کے عظیم المرتبت بزرگ ہیں۔

حضرت سیدنا امام محمد بن علی الجواد

رضی اللہ عنہ

یہ حضرت سیدنا موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں۔آپ بالکل حضرت کے آستانہ سے لگ کر آرام فرما رہے ہیں۔آپ کا آستانہ کرم بھی سونے اور چاندی سے مزین ہے۔یہ دونوں آستانوں کا احاطہ الحمدللہ کافی کشادہ ہے۔لاکھوں آدمی ایک ساتھ نماز ادا کر سکتے ہیں۔مگر یہاں پر بھی اہل تشیع کا تسلط وغلبہ ہے۔کافی تعداد میں شیعہ ماتم ونوحہ خوانی کرتے دکھائی دیئے۔اللہ ان کے تسلط کو ختم فرمائے۔آمین

حضرت سیدنا شیخ مفید
رحمة الله علیه

حضرت سیدنا مفید رحمۃ اللہ علیہ کا آستانہ بھی حضرت موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے قریب میں واقع ہے۔آپ حضرت موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے اولاد کے استاذ ہیں۔بڑا اعالی شان آستانہ بنا ہوا ہے۔حاضر ہو کر قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت سیدنا امام طوسی
رحمة الله علیه

زمانہ ھلاکو کے سب سے بڑے عالم دین ہیں۔اپنے دور میں آپ مرجع عوام خواص رہے۔حتیٰ کہ سلطنت ھلاکو کی ہلاکت کے بعد قوم ہلاکو آپ کے دست کرم پر اسلام قبول کیا۔آپ بھی قرب سیدی حضرت موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ میں آسودہ خاک ہیں۔

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے — حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

حضرت سیدناامام اعظم
نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ

آج پوری دنیا میں لوگ مسلک حنفی کی رعایت سے نماز ادا کرتے ہیں۔آپ کی تقلید کرتے ہیں۔ جس کا سہرہ آپ ہی کے سر ہے۔آپ کا آستانہ کرم بہت ہی کشادہ اور دیدہ زیب ہے۔روضہ اقدس پختہ ہے۔آپ کی مسجد سبحان اللہ بس دیکھتے جایئے اور لطف اندوز ہوتے رہیئے۔اللہ جل شانہ کے کرم خاص سے فقیر راقم الحروف نے آپ کی بارگاہ عالی میں بہت ہی ادب کے ساتھ حاضر ہوکر پہلے دو رکعت نماز ادا کی بعدہ سورہ یٰسین شریف،سورہ دخان شریف اور قل پڑھ کر اپنی غلامی کا خراج محبت رب کی بارگاہ سے حاصل شدہ ثواب کی شکل میں پیش کیا۔بعدہ تمام اہل قافلہ کے ساتھ اجتماعی طور پر سلام ودعا ہوئی۔آپ کی بارگاہ جائے مستجاب ہے۔امید کرتا ہوں کہ مانگی ہوئی دعائیں قبول ہوں گی۔فالحمدلله الکریم علیٰ هٰذه الزیارة۔

حضرت امام اعظم کا مذہب حنفی تمام عالم میں اتنا شائع ہوا اتنا پھیلا کہ جہاں اسلام ہے وہاں مذہب حنفی ہے۔اکثر مسلمان حنفی ہیں۔حرمین طیبین میں اکثر حنفی بلکہ دنیائے اسلام کے بعض خطے ایسے بھی ہیں جہاں صرف حنفی مذہب ہی ہے۔دوسرے مذہب کو عوام جانتی بھی نہیں جیسے بلخ، بخارا،کابل،قندھار اور تقریباً سارا ہندوستان اور پاکستان کہ یہاں شافعی حنبلی مالکی خال خال نظر آتے ہیں۔کچھ غیر مقلد وہابی جو کہیں کہیں وہ دیکھے جاتے ہیں۔مگر یہ مٹھی بھر جماعت ایسی گم ہے کہ اس کا ہونا نہ ہونے کی طرح ہے۔اس مقبولیت عامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام اعظم مقبول بارگاہ الٰہی ہیں اور مذہب حنفی عنداللہ محبوب ہے۔آپ کے لئے دلیل مقبولیت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتی ہے کہ اللہ جل شانہ نے بحالت خواب آپ کو ۱۰۰/سو مرتبہ اپنے دیدار سے مالا مال فرمایا۔(بحوالہ بہار شریعت جلد اول ص۸)

حضرت سیدناابوالحسین نوری
رضی اللہ عنہ

آپ کے آستانہ عالیہ میں بھی حاضری کی سعادت سے مالا مال ہوا۔حضرت کا مزار پاک بالکل بوسیدہ حالت میں ہے۔گنبد کی چھت کا پلاستر وغیرہ نکل رہا ہے۔اللہ تعالیٰ مخیرّ قوم عالی جناب احمد بھائی ہالا کو خوش رکھے۔انھوں نے اس کی مرمت کے لئے اسی وقت تقریباً تیس ہزار روپئے وہاں خدام کو دیئے اور کہا کہ جلد از جلد گنبد کا کام مکمل کریں۔اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔آمین

گر قبول افتد زہے عز و شرف

حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا ابوبکر شبلی کے قریب میں آپ کا مزار پاک ہے۔اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں۔ولی کامل حضرت عالی جاہ کی بارگاہ ناز میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔اللہ جل شانہ اپنے محبوب بندے حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے۔آمین

حضرت سیدنا ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ

حضور عالی جاہ کی مزار پاک امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے قبرستان میں واقع ہے۔ یہ سلسلہ عالیہ قادریہ محبوبیہ یاریہ کے مسلم الثبوت بزرگ ہیں۔ آپ کے مزار پاک پر بم باری کی وجہ سے دیواریں مخدوش ہوگئی ہیں۔ حضور عالی جاہ کی بارگاہ میں حاضری کے ساتھ ساتھ آپ کے قدم بوسی کا موقع میسر آیا۔ خادم مزار پاک سے منسوب ایک چھوٹا سا رومال عطا کیا۔ جسے فقیر نے بہت بڑا سرمایہ جان کر محفوظ کرلیا۔ اپنا و تمام اہل خانہ کا سلام پیش کیا اور دعائیں مانگیں۔

خلیفہ چہارم حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ

(نجف شریف)

۱۱/ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۷/مارچ ۲۰۱۱ء بروز جمعرات

۱۷/مارچ ۲۰۱۱ء بروز جمعرات صبح ۱۰/بجے نجف شریف کے لئے روانہ ہوا۔ آپ کا آستانہ عالیہ بہت ہی عالی شان ہے۔ تقریباً چھپن ٹن سونے سے پورا آستانہ، مینارہ اور دیواریں مزین ہیں۔ اہل تشیع کا تسلط ہے۔ ازدحام کافی تھا۔ اس لئے اجتماعی سلام نہ ہوسکا۔ سبھی اہل قافلہ نے فرداً فرداً سلام پیش کیا اور دعائیں مانگیں۔ ایک عراقی شیخ محمد سعید صاحب ہمارے ساتھ تھے۔ آپ نے وہاں کھانے پینے سے منع کیا۔ فقیر راقم الحروف نے سورہ یٰسین شریف کی تلاوت کی اور دعائیں مانگی۔

شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار   لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار

حضرت سیدنامسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ (کوفہ)

آپ کے دیار پاک میں پہونچ کرہم نے کھانااہل قافلہ کے ساتھ تناول کیا۔نمازظہرجامع مسجد کوفہ میں ادا کیا۔یہ وہی جامع مسجد ہے جہاں حضرت امام مسلم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پراہل کوفہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیعت لیا تھااوراس کے بعدغداری کیا تھا۔

آپ کامزار پاک جامع مسجدکوفہ کے ایک طرف میں واقع ہے۔فقیرراقم الحروف نے سورہ یٰسین شریف کی تلاوت کی اوردعائیں مانگی۔اللہ اس زیارت کوقبول فرمائے۔آمین

کوفہ کاگورنرہاؤس جوامام مسلم کی شہادت گاہ ہےاس کی بھی زیارت ہوئی۔حضرت ہانی بن عروہ رضی اللہ کا گھربھی نظرنوازہوا۔مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کاشانہ کی بھی زیارت ہوئی۔فالحمدللہ علیٰ ھٰذہ السعادۃ

کربلا

حضرت سیدالشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ

وارضاہ عناوعن والدیناوعن جمیع المومنین

جمعرات ۱۱؍ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۷؍مارچ ۲۰۱۱ء شام بوقت مغرب ہم اپنے تمام اہل قافلہ کے ساتھ حضرت سیدناسیدالشہداءراکب دوش مصطفیٰ جگرگوشۂ علیٰ مرتضیٰ سبط رسول امام عالی مقام جنتی نوجوانوں کے سرداراابن رسول کی پاکیزہ بارگاہ میں حاضرہوئے۔سب جگہوں سے زیادہ ازدہام آپ ہی کے آستانہ پرتھا۔سیدالشہداءکےمزار پاک میں جانے کے لئے تین بڑے بڑے گیٹ بنے ہیں۔جس پرلکھا ہوا ہے

(۱)"السلام علیك یاسبط الرسول" (۲)"السلام علیك یاسیدالشہداء"

(۳) "السلام علیك یاابن الزہراء"

ہم گیٹ نمبر۲؍سے داخل ہوئے۔سورہ یٰسین شریف کی تلاوت کی۔بھیڑ کی وجہ سے نفل نمازادانہ کرسکا۔فاتحہ خوانی کے بعداپنے معروضات بارگاہ امام عالی مقام رضی اللہ عنہ میں پیش کیا۔اپنے والدین واساتذہ واحباب کے لئے دعائیں مانگیں۔اہل خانہ میں سے اکثر کاسلام فون کے ذریعہ بارگاہ امام میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔بالخصوص والدہ ماجدہ بشیرہ خاتون نے بھی سلام پیش کیا۔

معدوم نہ تھاسایہ شاہ ثقلین — اس ذات کی جلوہ گہ تھی ذات حسنین

تنصیف نے اس خط کے دوحصہ کئے — آدھے سے حسن بنےاورآدھے سے حسین

حضرت علی اکبر، حضرت علی اصغر، حضرت حبیب ابن مظاهر، حضرت ابراهیم

رضی الله عنهم

آپ کے مزار مبارک میں حضرت علی اصغر اور علی اکبر رضی اللہ عنہما کا مزار مبارک ہے۔قرب میں حضرت حبیب ابن مظاہر، جو امام عالی مقام کے جانثاروں میں سے ہیں۔آپ کا بھی مزار موجود ہے۔دوسری طرف حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا بھی مزار پاک ہے۔

ان سبھی بارگاہوں کی حاضری اس فقیر کے لئے معراج حیات ہے۔اللہ جل شانہ اپنے حبیب کے طفیل ان سبھوں کا غلام بنا کر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور حشر میں انھیں کے زمرے میں اٹھائے۔ آمین بجاہ سیدالشھداء فی الارضین۔

حضرت عباس علمبردار رضی الله عنه

آج کی تاریخ میں آخری زیارت حضرت سیدنا عباس علم بردار رضی اللہ عنہ کی ہوئی۔آپ کا آستانہ بھی بہت کشادہ اور دیدہ زیب ہے۔یہاں ہم نے عشاء کی نماز ادا کی اور دوگانہ پڑھا۔ یٰسین شریف کی تلاوت کے بعد آپ کی بارگاہ عالی مرتبت میں فاتحہ خوانی کے شرف سے مالا مال ہوا۔آپ کے آستانہ کے باہر ایلگیٹ پر تحریر ہے۔ ”اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَاقِیَ عَطْشَانَا کَرْبَلَا“ مذکورہ تحریر اپنے دامن میں مکمل ایک تاریخ رکھے ہوئے ہے۔جو یاد کربلا میں انسان کو محو و مستغرق کر دیتی ہے۔

اللہ کریم اپنے محبوبوں کی زیارت کے صدقے ہماری و جملہ اہل خانہ و جمیع مومنین و مومنات کی مغفرت فرمائے۔آمین

زیارات سامرہ

(۱۳/ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۹/مارچ ۲۰۱۱ء بروز سنیچر

حضرت سیدناعلی الهادی رضی الله عنه

حضرت سیدناحسن العسکری رضی الله عنه

حضرت سیده نرجس رضی الله عنها

حضرت سیده حکیمه رضی الله عنها

ان پاکیزہ ہستیوں کی بارگاہوں کی حاضری وزیارت اس سفر کی آخری زیارت تھی۔ اللہ رب العزت اپنے حبیب کے طفیل ان ساری بارگاہوں کی حاضری کو قبول فرمائے اور ان سبھوں کے فیضان کرم سے ہمیشہ شاد وآباد رکھے۔

مذکورہ چاروں شخصیتیں ایک ہی قبہ میں آرام فرما ہیں۔ امریکی بمباری میں یہ آستانہ شہید ہوگیا تھا۔ جس کی تعمیر وتزئین دوبارہ بہت ہی اعلیٰ پیمانہ پر ہورہی ہے۔ فقیر راقم الحروف نے وہاں کے غلہ میں کچھ رقم نذر کے طور پر ڈالے اور اس کی برکتوں سے بہرہ ور ہوا۔

کمپوزر: محمد ارشاد احمد مصباحی 9833844851

اعتذار

زیر نظر کتاب فردوس زیارت کی ترتیب وتالیف میں کافی حد تک اس بات کا لحاظ کیا گیا کہ کسی قسم کی خامی نہ رہے۔ پھر بھی بتقاضائے بشری کہیں کمی نظر آئے تو برائے مہربانی آگاہ فرمائیں۔ آپ کا ممنون ومشکور ہوں گا۔

خاکپائے محبوبان خدا

منظور احمد یار علوی

دار العلوم اہلسنت برکاتیہ، جوگیشوری